علیہ السلام

علی ولی

مکتبۃ الساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان

سید عمران حیدر گردیزی 30-5-83

علیؑ ولی

اردو ترجمہ

فرحۃ الغری فی تعیین قبر علیؑ فی النجف

مؤلف:- نقیب غیاث الدین عبدالکریم بن جلال الدین متوفی سنہ ۶۹۳ھ

مترجم

محمد شریف بن بشیر محمد بن مراد علی بن احمد یار کانجو شاہ جیونوی

ناشر: مکتبۃ الساجد ۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

بار اوّل۔ محرم سنہ ۱۳۹۶ھ جنوری سنہ ۱۹۷۶ء تعداد ایک ہزار ہدیہ - /۵ روپے

تفسیر فراتِ کوفی

تالیف :- علامہ فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی
مترجم :- مولانا ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی ملتان

علامہ فرات کوفی تیسری صدی کے عالم ہیں آپ نے قرآن مجید کی اپنی اس تفسیر میں ان آیات کی تفسیر بیان کی ہے جو چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حق میں نازل ہوئیں۔ تفسیر کے تحت ان احادیث کا ذکر کیا ہے، جو چہاردہ معصومین علیہم السلام کے کمالات پر دلالت کرتی ہے تفسیر کیا ہے معلومات کا خزانہ ہے، پہلی دفعہ اردو کے لباس میں جلوہ گر ہو رہی ہے، جا بجا عربی عبارت کو نقل کیا گیا ہے۔ آج کل کے دور میں اس کتاب کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنی اولاد کو پڑھنے کی ہدایت کریں وہ کہیں اس ملحد دور میں کافر نہ ہو جائیں، اس کتاب کو خریدنا عبادت، پڑھنا عبادت اور گھر میں رکھنا عبادت ہے۔ (آفسٹ چھپائی)

ھدیہ صرف ۱۵/۰ روپے

مکتبۃ الساجدہ ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان
پاکستان

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

فرحۃ الغری فی تعیین قبر علیؑ فی النجف کے مؤلف نقیب غیاث الدین عبدالکریم بن جلال الدین احمد بن سعدالدین ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن ابی عبداللہ معروف کاؤس بن اسحاق بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں، جو ماہ شعبان ۶۴۸ھ میں مانہ میں پیدا ہوئے، آباء و اجداد کا وطن حلہ مزیدیہ تھا پرورش پائی ۶۹۳ھ میں مشہد امام موسےٰ بن جعفر علیہما السلام میں وفات پائی۔ آپ کی لاش مزار امیرالمومنین علیہ السلام میں لائی گئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۴۵ سال تھی، آپ اخلاق کے بلند درجہ پر فائز تھے، ذکاوت و ذہانت میں بے نظیر تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ چالیس دن علم کتابت کی تکمیل کی۔ آپ کی تالیفات میں کتاب فرحۃ الغری فی تعیین قبر علی فی النجف ہے

موضوع کے لحاظ سے لاجواب تالیف ہے۔ ابتداء میں دو مقدمے تحریر فرمائے ہیں۔
جس میں ثابت کیا ہے۔ کہ امیر المومنین علیہ السلام کا مزار نجف میں ہے۔ اس کے ثبوت
میں رسول اللہ سے لیکر قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ تک معصومین علیہم السلام کی احادیث
سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام عرض نجف میں دفن ہیں علماء
وفضلاء کے اقوال سے بھی یہی بات ثابت کی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کو حسب وصیت رات کو پوشیدہ دفن کیا گیا، تاکہ
دشمن آپ کی لاش نکال کر بے حرمتی نہ کریں۔ چنانچہ آپ کو غری نجف میں رات
کو پوشیدہ طور پر دفن کیا گیا۔ عرصہ دراز تک آپ کی قبر پوشیدہ رہی۔ صرف
اہل بیت علیہم السلام آپ کی قبر کو جانتے تھے، جب دشمنان اہلبیت بنو امیہ کا
زور ٹوٹا اور بنو عباس کا دور شروع ہوا اگرچہ یہ بظاہر طرفدار اہل بیت کہلاتے
تھے، لیکن باطنی دشمنی میں بنو امیہ سے بھی بدتر تھے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے
قبر مبارک کی جگہ کا اعلان کر دیا، مزار اقدس سے لگاتار معجزات کا ظہور ہونے لگا۔
مومنین پروانہ وار زیارت کے لئے ٹوٹ پڑے، سب سے پہلے مزار کی تعمیر ۱۳۲ھ
میں داؤد بن علی عباسی نے کرائی، دوسری مرتبہ ۱۵۵ھ میں ہارون رشید نے روضہ
تعمیر کرایا، تیسری مرتبہ ۲۷۹ھ میں محمد التجاز یدالداعی نے چوتھی مرتبہ ۳۶۰ھ عضد الدولہ
نے پانچویں مرتبہ ۷۵۵ھ میں اویس بن حسن جلائری نے چھٹی مرتبہ ۹۱۴ھ میں شاہ
صفی صفوی شاہ عباس کے پوتے نے، نویں مرتبہ ۱۱۵۵ھ میں نادر شاہ نے روضہ پر سونا

چڑھایا۔ موجودہ روضہ شاہ صفوی کا بنوایا ہوا ہے، جو فن تعمیر کا بہترین
نمونہ ہے۔ کتاب کے ترجمہ کو ملاحظہ فرما کر آپ خود اندازہ فرمائیں گے کہ ہم
ترجمہ کرنے میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں، اسناد روایت کو حذف کر دیا
ہے، اردو میں نقل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق
اس کی ترتیب کی ہے، اللہ تعالٰے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اس
کتاب کے ترجمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی للہ الحمد، میں نے اس کتاب کا ترجمہ
و تالیف صرف خوشنودی خدا و رسول ائمہ معصومین علیہم السلام کی خاطر کی ہے،
امید کرتا ہوں کہ میری اس پر خلوص خدمت کو قبول فرمائیں گے، دین و دنیا کی
نعمتوں سے نوازیں گے، بندہ نے مندرجہ ذیل کتب کا عربی سے اردو میں ترجمہ
کیا ہے۔

(۱) ینابیع المودات (علامہ سلیمان) ۲ عمدۃ الطالب (علامہ شہر اشوب ۳ خصائص
امیر المومنین امام نسائی ۴ عیون المعجزات (علامہ حسین) ۵ الخرائج والجرائح کنوز المعجزات
قطب الدین راوندی (۶) مناقب امیر المومنین علی رسول کی نگاہ میں (علامہ ہاشم بحرانی ۷ الامامت و
السیاست ابن قتیبہ ۸ سلیم بن قیس ہلالی ۹ اثبات الامامت علامہ حلی۔ ۱۰ مخزن کرامات یہ سب
کی سب چھپ چکی ہیں، اور بازار میں ملتی ہیں، زیر ترجمہ و تالیف بصائر الدرجات، ریاض
النضرۃ و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ محمد شریف عفی عنہ
۵ شمس آباد کالونی ملتان ۱۴ شوال ۱۳۹۵ھ

مختصر

بصائر الدرجات (عربی، اردو)

تالیف: ———— علامہ حسن بن سلیمان حلی
مترجم: ———— مولانا ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی

اس لاجواب کتاب میں ائمہ علیہم السلام کا دنیا میں واپس آکر اپنے دشمنوں سے انتقام لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دوبارہ آنا، امام حسین علیہ السلام کا تشریف لانا۔ قائم آل محمدؐ کا ظاہر ہونا۔ کوفہ میں مسجد بنانا جس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے، امام وقت کے ظہور کے زمانہ میں اس قدر رزق کی فراوانی ہوگی کہ کوئی شخص زکواۃ لینے والا نہیں ہوگا۔ دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار ہونا۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کی ذات کو پہچاننا ہو تو اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ آفسٹ چھپائی ہدیہ صرف ۱۰/۰ روپے

مکتبۃ الساجد ۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب (۱)

اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

رَأَيْتُ فِي كِتَابٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ طَحَالٍ الْمِقْدَادِيِّ قَالَ رَوَى الْخَلَفُ عَنِ السَّلَفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَرَضَ مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَى السَّمٰوَاتِ فَأَوَّلُ مَنْ أَجَابَ مِنْهَا السَّمَاءُ السَّابِعَةُ فَزَيَّنَهَا بِالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ ثُمَّ السَّمَاءُ الرَّابِعَةُ فَزَيَّنَهَا بِالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ سَمَاءُ الدُّنْيَا فَزَيَّنَهَا بِالنُّجُومِ ثُمَّ أَرْضُ الْحِجَازِ فَشَرَّفَهَا بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت کی محبت کو آسمانوں کے سامنے پیش کیا سب سے پہلے ساتویں آسمان نے ہماری محبت کو قبول کیا اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے اس کو عرش اور کرسی سے مزین کیا پھر چوتھے آسمان نے ہماری محبت کو قبول کیا اس کو بیت معمور سے زینت بخشی پھر آسمان دنیا نے ہماری محبت کو قبول کیا اسکو ستاروں سے سجایا۔ پھر زمین حجاز نے ہماری محبت کا اقرار کیا اس کو

ثُمَّ أَرْضُ الشَّامِ فَشَرُفَ فِيهَا
بَيْتُ الْمَقْدِسِ ثُمَّ أَرْضُ طِيبَةَ
فَشَرُفَ فِيهَا بِقَبْرِي ثُمَّ أَرْضُ
كُوفَانَ فَشَرُفَ فِيهَا بِقَبْرِكَ
يَا عَلِيُّ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُقْبَرُ بِكُوفَانِ الْعِرَاقِ؟ فَقَالَ
نَعَمْ يَا عَلِيُّ تُقْبَرُ بِظَاهِرِهَا
تُقْتَلُ بَيْنَ الْغَرِيَّيْنِ وَالذَّكَوَاتِ
الْبِيضِ، يَقْتُلُكَ شَقِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُلْجَمٍ، فَوَالَّذِي
بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا عَاقِرُ نَاقَةِ
صَالِحٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِأَعْظَمَ عِقَابًا مِنْهُ
يَا عَلِيُّ يَنْصُرُكَ مِنَ الْعِرَاقِ مِائَةُ
أَلْفِ سَيْفٍ وَهٰذَا خَبَرٌ حَسَنٌ
كَانَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ نَاطِقٌ
بِالْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ،

خانہ کعبہ سے پھر سرزمین شام نے
اس کو بیت المقدس سے پھر زمین مدینہ
نے اس کو میری قبر کے ہونے سے شرف
بخشا پھر زمین کوفہ نے ہماری محبت
کو قبول کیا اے علیؑ! اس کو آپ کی قبر سے
شرف عطا کیا علیؑ علیہ السلام نے عرض
کیا یا رسولؐ اللہ میں عراق میں جو کوفہ ہوگا
وہاں دفن ہونگا؟ فرمایا ہاں اس کے باہر
تمہاری قبر ہے گی تم غربین اور سفید ٹیلوں کے
درمیان قتل کئے جاؤ گے اس امت کا بدبخت
آپکو شہید کرے گا جس کا نام عبدالرحمٰن بن ملجم ہوگا
مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ
مجھے نبی بنا کر بھیجا وہ شخص صالح نبی کی اونٹنی
کی ٹانگیں کاٹنے والے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک
زیادہ بدبخت ہوگا اے علیؑ! عراق کے لوگوں کی
ایک ہزار تلواریں تمہاری مدد کریں گی، یہ خبر
حسن اس مقام کے حق ہونے کیلئے کافی ہے حجت ناطق اور برہان قاطع ہے

باب (۲)

امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان

رَوَى أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ
بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الْعَلَوِيُّ الْحَسَنِيُّ فِي كِتَابِ فَضْلِ
الْكُوفَةِ بِإِسْنَادٍ رَفَعَهُ إِلَى عُقْبَةَ
بْنِ عَلْقَمَةَ أَبِي الْجَنُوبِ قَالَ
اشْتَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَا بَيْنَ الْخَوَرْنَقِ إِلَى
الْحِيرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ مِنَ الدَّهَا
قِينَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ
أَشْهَدَ عَلَى شِرَائِهِ قَالَ فَقِيلَ
لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَشْتَرِي
هٰذَا بِهٰذَا الْمَالِ وَلَيْسَ تُنْبِتُ

کتاب فضل الکوفہ میں ابو عبداللہ محمد
بن علی بن الحسن بن عبدالرحمٰن العلوی
الحسنی، عقبہ بن علقمہ ابو الجنوب سے
روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ
السلام نے خورنق سے لے کر حیرہ تک
وہاں سے کوفہ تک چالیس ہزار درہم
میں زمینداروں سے زمین خرید فرمائی
میں خریداری کے وقت موجود تھا۔
ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام
کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس قدر
بہت مال دے کر ایسی زمین خرید فرما
رہے ہیں جس میں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی

مخطا فقال سمعت عن رسول
الله (ص) يقول كوفان يرد
أولها على آخرها يحشر من
ظهرها سبعون ألفا يدخلون
الجنة بغير حساب واشتهيت
أن يحشروا في ملكي

فرمایا میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ کوفہ کے باہر اولین اور آخرین
کے ستر ہزار آدمی محشور ہوں گے، جو
بلا حساب بہشت میں داخل ہوں گے
میں چاہتا ہوں کہ وہ لوگ میری زمین پر
محشور ہوں

آپ نے وہ زمین خرید فرمائی جو خندق سے باہر تھی۔ کوفہ سنہ ۱۷ھ میں
آباد ہوا، سعد محرم میں وارد ہوا۔ امیرالمومنین علیہ السلام سنہ ۳۶ھ میں کوفہ میں
تشریف لائے آپ نے وہ زمین خرید فرمائی جو کوفہ کی آبادی میں شامل نہیں
تھی۔ بلکہ غیر آباد تھی۔ آپ اپنی خریدی ہوئی زمین میں داخل ہوئے، لوگ بھی
آپ کی خریدی ہوئی زمین میں دفن ہوں، آپ کا جامع میں دفن ہونا غلط ہے۔
قصر العمارۃ میں آپ کے دفن ہونے کی روایت سراسر غلط ہے کیونکہ وہ بادشاہوں
کی ملکیت میں تھی۔ اور اس سے پہلے آباد تھی اور آپ کی خریدہ کردہ زمین میں
داخل نہیں تھی۔

عمرو بن سبع سے روایت ہے کہ میرے پاس سعد اسکاف آئے اور کہا
اے بیٹے کیا تم حدیث سنو گے، میں نے کہا کیوں نہیں، کہا مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام
نے فرمایا جس وقت امیرالمومنین علیہ السلام زخمی ہوئے تو حسنؑ اور حسینؑ سے

فرمایا مجھے غسل کفن دینا اور حنوط لگانا اور مجھے اٹھا کر چارپائی پر لٹا دینا تم
چارپائی کا پچھلا حصہ اٹھانا اگلا حصہ خود بخود اٹھے گا

وفي رواية المهلبي عن
علي بن محمد رفعه قال قال أبو
عبد الله عليه السلام لما غسل أمير
المؤمنين عليه السلام نودوا من
جانب البيت إن أخذتم مقدم
السرير كفيتم مؤخره وإن أخذتم
مؤخره كفيتم مقدمه. رجعنا
إلى تمام الحديث فإنكما تنتهيان
إلى قبر محفور ولحد ملحود
ولبن موضوع فالحداني واشرجا
علي اللبن وارفعا لبنة مما
عند رأسي فانظرا ما تسمعان
فأخذ اللبنة من الرأس بعد
ما أشرجا عليه اللبن فإذا ليس

مہلبی علی بن محمد سے روایت کرتے ہیں
وہ سلسلہ روایت ابو عبداللہ علیہ السلام
تک لے جا کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے
فرمایا جب امیرالمومنینؑ کو غسل دیا گیا۔ تو
گھر کی طرف سے آواز بلند ہوئی، اگر
تم جنازہ کا اگلا حصہ اٹھاؤ گے تو
پچھلا حصہ اٹھانے کی ضرورت نہیں
اگر پچھلا حصہ اٹھاؤ گے تو اگلا حصہ
اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ ہم اصل
حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں،
امیرالمومنینؑ نے حسنینؑ سے فرمایا کہ
تم میرا جنازہ لیتے ہوئے کھدی ہوئی
قبر، بنی ہوئی لحد، رکھی ہوئی اینٹ کے
پاس پہنچ جاؤ گے، پھر مجھے لحد میں اتار

في القبر شيئ وإذا هاتفا يهتف ان امير المومنين كان عبداً صالحاً فالحقه الله عزوجل بنبيه صلى الله عليه وآله وكذلك يفعل بالاوصياء بعد الانبياء حتى لوان نبيًا مات في الشرق ومات وصيه في الغرب الحق الله الوصي بالنبي وقال ايضاً حدثنا محمد بن جعفر المؤدب عن محمد بن احمد بن يحيى عن يعقوب بن زيد عن علي بن اسباط عن احمد بن حباب قال نظر امير المؤمنين الى ظهر الكوفة فقال ما احسن ظهرك واطيب قعرك اللهم اجعل قبري بها۔

دینا اور اینٹوں سے میری قبر ڈھانپ دینا اور سر کی جانب ایک اینٹ اونچی کر دینا جو کچھ سن رہے ہو اس کا خاص خیال رکھنا حسینؑ نے اینٹیں لگانے کے بعد سر کی جانب سے ایک اینٹ کو نکال لیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ قبر میں کوئی چیز موجود نہیں تھی اچانک غیب سے ایک آواز آئی کہ امیر المومنینؑ اللہ کے نیک بندے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے نبیؐ کے ساتھ ملا دیا ہے اللہ تعالےٰ الہامی نبی کے بعد اوصیاء کے ساتھ کرتا اگر کوئی نبی مشرق میں مرے اور اس کا وصی مغرب میں مرے تو اللہ تعالیٰ وصی کو نبی سے ملا دیتا ہے۔

(بحذف اسناد) احمد بن حباب سے مروی ہے کہ امیر المومنینؑ نے کوفہ کے باہر دیکھ کر فرمایا کہ کس قدر تیرا ظاہر خوبصورت اور تیرا گڑھا پاکیزہ ہے اے معبود میری قبر اس میں بنا۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند سے ارشاد فرمایا کہ میری قبر چار مقامات پہ بنائی جائے مسجد میں مسجد کے صحن میں اغری میں اور جعدہ بن ہبیرہ کے گھر میں، آپ کا اس سے مقصد یہ تھا کہ دشمن آپ کی قبر نہ جان سکے۔ کہ کہاں ہے ؟ میں کہتا ہوں حضرت نے یہ کلام پوشیدہ طور پہ فرمایا ہوگا۔ ورنہ دشمن ان چاروں مقامات پر ان کی قبر کو تلاش کرتا۔ لیکن اصل وجہ وہی ہے جو میں نے بیان کی ہے،

نوٹ :- بدر، احد اور حنین میں جو کا فر مارے گئے اگرچہ ان کے رشتہ دار بنو امیہ وغیرہ مجبوری کے تحت مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کے دل بغض و عناد سے پر تھے۔ وہ امیر المومنین علیہ السلام کو ہر قسم کا ازار دینا چاہتے تھے امام بعلم امامت جانتے تھے اگر ان کی قبر ظاہر رہی تو ان کی قبر کھود کر لاش نکال کر بے حرمتی کریں گے، اس لئے آپ نے قبر کے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور ایک زمانہ تک آپ کی قبر مقدس پوشیدہ رہی، وقت آنے پر قبر کے اصل مقام کا اعلان کر دیا گیا (مترجم)

(بحذف اسناد) ابو عبداللہ جدلی کا بیان ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنی وفات کے بعد اپنے فرزند حسنؑ سے وصیت فرما رہے تھے کہ میرا آج رات انتقال ہو جائے گا۔ مجھے غسل کفن دینا اور اپنے نانا کے بچے ہوئے کافور سے کافور

لگانا اور مجھے چارپائی پر لٹا دینا تم میں سے کوئی شخص چارپائی کا اگلا حصہ نہ اٹھائے وہ خود بخود اٹھے گا جہاں جنازہ کا اگلا حصہ جائے تم اس کے پیچھے پیچھے چلے جانا جہاں اگلا حصہ زمین پہ بیٹھ جائے تو تم پچھلے حصہ کو رکھ دینا، پھر آگے بڑھ کر سات تکبیروں کے ساتھ میرا جنازہ پڑھنا، سات تکبیر جنازہ میرے سوا کسی کے لئے جائز نہیں مگر میرے ایک فرزند کے لئے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے حق کی کجی کو درست کریں گے، جب تم نماز پڑھ چکو تو میری چارپائی کے اردگرد خط کھینچ دینا پھر میری قبر فلاں جگہ کھودنا اور اس طرح کھودنا، پھر لحد بنانا پھر تم وہاں ساج کے تختے کو پاؤ گے جس کو میرے باپ نوحؑ نے میرے لئے مہیا کر رکھا ہے، مجھے اس تختے پر لٹا دینا تھوڑی دیر انتظار کے بعد مجھے دیکھنا تم مجھے ہرگز لحد میں نہیں پاؤ گے۔

(بحذف اسناد) ام کلثوم سے روایت ہے کہ میرے والد نے میرے بھائیوں سے آخری وصیت یہ فرمائی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا پھر میرے جسم کو اس کپڑے خشک کرنا جس سے رسول اللہ اور فاطمہؑ کے جسم کو خشک کیا گیا تھا پھر مجھ کو کافور لگانا اور پھر چارپائی پر لٹا دینا۔ اور انتظار کرتے رہنا جب جنازے کا اگلا حصہ اٹھے تم پچھلا حصہ اٹھانا، جناب ام کلثوم کا بیان ہے کہ میں اپنے باپ کے جنازے کے ساتھ چل رہی تھی، جب ہم غری کے باہر پہنچے۔ تو

جنازے کا اگلا حصہ رک گیا ہم نے پچھلا حصہ رکھ دیا، پھر حسنؑ نے وہ کپڑا نکالا جس سے رسول اللہ، فاطمہؑ اور امیر المومنینؑ کا جسم خشک کیا گیا تھا۔ پھر آپ نے کدال کو اٹھایا اور زمین پہ مارا قبر کی ضریح ظاہر ہوئی اندر سے ساج کا تختہ برآمد ہوا، جس پہ یہ عبارت تحریر تھی، "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" یہ وہ قبر ہے جس کو نوحؑ نبی نے علیؑ کے لئے بنایا ہے، جو محمدؐ کے وصی ہیں۔ طوفانِ نوح سے سات سو سال پہلے، ام کلثوم کا بیان ہے، قبر شگافتہ ہوئی پھر ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ ہمارے آقا زمین کے اندر چلے گئے یا آسمان کی طرف تشریف لے گئے، ہم نے وہاں سننے والے کی آواز کو سنا جو ہم کو تعزیت دے رہا تھا تمہارے آقا کے بارے میں اللہ تعالیٰ تم کو اچھی طرح تعزیت دے جو مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں"

باب (۳)

حسنین علیہما السلام کے بیانات

علی علیہ السلام کے غلام سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی وفات کے
وقت حاضر ہوا۔ آپ نے حسنؑ حسینؑ سے فرمایا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو
میری لاش اٹھا کر چارپائی پر رکھ دینا پھر مجھے باہر نکالنا اور چارپائی کے پچھلے
حصّے کو اٹھانا اگلے حصّے کو اٹھانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ پھر میرا جنازہ
غریین کے مقام پر لانا اور وہاں اس جگہ تم ایک سفید پتھر پڑا ہوا دیکھو گے اس
جگہ کو کھودنا وہاں ساج کی لکڑی کو پاؤ گے مجھے وہاں دفن کر دینا۔ راوی کا بیان
ہے جب حضرتؑ کا انتقال ہوا تو ہم آپ کے جنازہ کو باہر لائے تابوت کے
پچھلے حصّے کو اٹھایا اگلا حصّہ خود بخود اٹھا ہوا تھا۔ ہم خفیف سی آواز سنتے تھے،
غریین کے مقام پر آئے وہاں ایک سفید پتھر موجود تھا جس سے نور بلند ہوتا تھا
ہم نے وہاں قبر کو کھودا ساج کی لکڑی کا تختہ ملا جس پر تحریر تھا یہ قبر نوحؑ نے
علی ابن ابی طالبؑ کے لئے تیار کی ہے، ہم حضرتؑ کو وہاں دفن کر دیا، اللہ تعالےٰ
نے چونکہ یہ عزت امیر المومنین کو دی تھی اس لئے ہم خوشی خوشی واپس آ گئے ہیں

شیعوں کی وہ جماعت ملی جنہوں نے حضرتؑ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ ہم نے ان
کو اس بات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا جس چیز کو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے
ہم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی وصیت کے مطابق
آپ کی قبر کا نشان مٹا دیا ہے، انہوں نے ہماری بات کو نہ مانا اور وہاں گئے
گئے اس جگہ کو کھودا اور کسی چیز کو نہ دیکھا اور واپس آ کر اس بات سے ہمیں
آگاہ کیا۔

ابو مطر سے روایت ہے ابن ملجم لعنتی نے جب امیر المومنینؑ کو تلوار کی ضرب
لگائی اور گرفتار ہو کر حضرت کی خدمت میں پیش ہوا تو امام حسنؑ نے عرض کی اس
کو قتل کر دوں، فرمایا نہیں اس کو قید رکھو جب میں مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا
جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے بھائی ہودؑ اور صالحؑ کی قبر میں دفن کرنا۔
(نوٹ۔ اس سے مراد ہودؑ اور صالحؑ کی قبر کی نزدیکی ہے کیونکہ صالحؑ اور ہودؑ
کی قبریں امیر المومنین کے مزار کے نزدیک وادی اسلام میں واقع ہیں، اس کو ہر زائر بخوبی
جانتا ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔ مترجم)

راوی کا بیان ہے میں نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے امیر المومنینؑ
کو کہاں دفن کیا؟ کہا جرف کے کنارے پر، ایک رات ہم حضرت کے ساتھ

مسجد اشعث سے گزر رہے تھے تو آپ نے فرمایا مجھے میرے بھائی ہودؑ کی قبر میں دفن کرنا (نوٹ) اس سے بھی مراد نزدیک ہے (مترجم)

باب (۴)

اس بارے میں امام زین العابدین علیہ السلام کا بیان

عن جابر بن يزيد الجعفي قال
ل أبو جعفر عليه السلام مضى أبي
ي بن الحسين عيه السلام إلى
بر امير المومنين عيه السلام
جاز وهو من ناحية الكوفة
قف عليه ثم بكى وقال السلام
لك يا أمير امنين السلام عليك
مين الله في أرضه وحجته على
اده يا أمير المومنين جاهدت في
حق جهاده وعملت بكتابه
تبعت سنة نبيه حتى دعاك الله

جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا میرا باپ امام زین العابدین علیہ السلام حجاز کے مقام پر جو کوفے کا کونہ ہے امیر المومنینؑ کی قبر کی طرف گیا، حضرت وہاں ٹھہر گئے پھر رو دیا اور کہا اے امیر المومنینؑ تم پر سلام ہو اے اللہ کے امین زمین پر اور اس کے بندوں پر تم حجت ہو۔ اے امیر المومنینؑ آپ نے اللہ کی راہ میں پوری طرح جہاد کیا، کتاب خدا پر عمل کیا نبی کی سنت کی پیروی کی اللہ تعالے نے

إلى جواره وقبضك اليه باختياره
وألزم أعدائك الحجة مع مالك
من الحجج البالغة على جميع خلقه
اللهم فاجعل نفسي مطمئنة بقدرك
راضية بقضائك مولعة بذكرك
ودعائك محبة لصفوة أوليائك
محبوبة في أرضك وسمائك صابرة
على نزول بلائك شاكرة لفواضل
نعمائك ذاكرة لسابغ آلائك مشتاقة
إلى فرحة لقائك متزودة التقوى
ليوم جزائك مستنة بسنن أوليائك
مفارقة لأخلاق أعدائك مشغولة
عن الدنيا بحمدك وثنائك۔ ثم
وضع خده على قبره وقال
اللهم ان قلوب المخبتين اليك و
الهة وسبل الراغبين اليك
شارعة وأعلام القاصدين

اپنے جوار میں تمہیں بلا لیا اور اپنے اختیار
سے تیری روح قبض کی اور تیرے دشمنوں
پر حجت کو قائم کیا۔ اے اللہ میرے
نفس و اطمینان دے۔ اپنی قدرت کے
ساتھ۔ تیری قضا پر راضی ہو تیری یاد
اور دعا کا شائق ہو تیرے دوستوں کو
دوست رکھتا ہو تیری زمین اور آسمان میں
محبوب ہو۔ تیرے امتحان کے نزول کے وقت صبر
کرنیوالا ہو۔ تیری نعمتوں کا شکر گزار ہو تیری پے
پے نعمتوں کو یاد کرنیوالا ہو تیری ملاقات کی خوشی چاہنے
والا ہو۔ جزا کے روز کیلئے تقوی کا ذخیرہ کیا
ہو، تیرے اولیاء کے راستوں پہ چلتا ہو تیرے
دشمنوں کی عادتوں کو چھوڑ دیتا ہو تیری حمد
ثنا کے باعث دنیا سے منہ موڑ لیا ہو، پھر حضرت
اے معبود! دیوانوں کے دل تیرے لئے
بیقرار ہیں، تیرے چاہنے والوں کے لئے
تیرے راستے کھلے ہوئے ہیں۔ تیرے

اليك واضحة وأفئدة العارفين
منك فازعة وأصوات الداعين
اليك صاعدة وأبواب الاجابة
لهم مفتحة ودعوة من ناجاك
مستجابة وتوبة من أناب اليك
مقبولة وعبرة من بكى من خوفك
مرحومة والاغاثة لمن استغاث
بك موجودة والاعانة لمن استعان بك مبذولة وعداتك لعبادك
منجزة وزلل(۱) من استقالك مقالة
وأعمال العاملين لديك محفوظة
وأرزاق الخلائق من لدنك نازلة
وعوائد المزيد اليهم واصلة
وذنوب المستغفرين مغفورة و
حوائج خلقك عندك مقضية
وجوائز السائلين عندك موفورة
وعوائد المزيد اليهم متواترة و
موائد المستطعمين معدة ومناهل

قصد کرنے والوں کے لئے بڑے
نشان واضح ہیں۔ تیرے عارف لوگوں کے
دل تجھ سے ڈرتے ہیں۔ دعا کرنے
والوں کی آواز تجھ تک پہنچتی ہیں، ان
کے لئے مقبول کے دروازے کھلے ہیں،
جس نے تم سے دعا مانگی اس کی دعا
قبول ہوئی جس نے توبہ کی اس کی توبہ
منظور ہوئی تیرے خوف سے جس کا آنسو گرا
اس کا بیڑا پار ہو گیا جس نے فریاد کی اسکی
فریاد سنی گئی، تو اپنے وعدے اپنے بندوں کے لئے
پورے کرتا ہے جس نے اپنی لغزش کی
معافی چاہی اس کو معافی دے دی، لوگوں کے
اعمال تیرے پاس محفوظ ہیں، لوگوں کی
روزیاں تیرے ہاں سے آتی رہتی ہیں اور
مزید نعمتیں مسلسل نازل ہوتی رہتی ہیں گناہوں سے
بخشش طلب کرنے والوں کے گناہ بخش
دیئے جاتے ہیں،

(۱) الزلل جمع زلة او مصدر

الظماء مترعة اللهم فاستجب
دعائي واقبل ثنائي واجمع بيني
وبين اوليائي بحق محمد و
علي وفاطمة والحسن والحسين
آبائي انك ولي نعمائي وغاية
رجائي في منقلبي ومثواي

تیرے ہاں سے لوگوں کی ضروریات
پوری ہوتی ہیں، سائلین کی دامن مراد
دیئے جاتے ہیں۔ لگاتار نعمتوں کی ان پر بارش
ہوتی ہے، ناداروں کے لئے تیرا دستر خوان
وقت تیار ہے پیاسوں کی خاطر تیرا چشمہ
فیض جاری ہے اے معبود میری دعا کو منظور
اور میری تعریف کو مقبول فرما۔ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے واسطہ سے جو میرے
ماں باپ ہیں مجھے میرے دوستوں کے ساتھ اکٹھا کر۔ تو میرا ولی نعمت ہے میری بازگشت
میں تیری امید گاہ ہے۔

قال جابر قال لي الباقر
عليه السلام ما قاله احد
من شيعتنا عند قبر أمير المؤمنين
عليه السلام أو عند قبر أحد من
الأئمة عليهم السلام إلا رفع في
درج من نور وطبع عليه بطابع
محمد صلى الله عليه وآله حتى

جابرؓ کا بیان ہے۔ کہ مجھے امام باقر
علیہ السلام نے فرمایا۔ جو ہمارا
شیعہ اس دعا کو امیر المومنین علیہ السلام
یا کسی اور امام کی مزار پر پڑھے گا
تو اس کی دعا کو نور کی ڈبیہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی مہر کر کے بند کر

٭ اگر سید فاطمی علوی ہے تو آبائی کا لفظ کہیے ورنہ ساداتی کہیے۔

يسلم إلى القائم عليه السلام
فيلقى صاحبه بالبشرى و
التحية والكرامة انشاء الله تعالى

دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ دعا قائم آل محمد علیہ السلام کی خدمت
میں پیش ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اس دعا کا پڑھنے
والے قیامت کے روز بشارت، سلام اور کرامت پائے گا

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے باپ امام زین العابدین
علیہ السلام نے اپنے باپ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ویرانہ میں
بالوں کا خیمہ لگا کر لوگوں سے الگ تھلگ رہنے لگے۔ آپ لوگوں سے ملنا پسند
نہیں کرتے تھے کئی سال تک یہی عمل رہا۔ آپ وہاں سے اپنے والد اور دادا
کے مزار کی زیارت کی خاطر عراق تشریف لے جاتے، اس بات کا کسی کو علم نہ ہوتا
تھا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا بیان ہے کہ ایک دفعہ امام زین العابدین علیہ السلام
امیر المومنین علیہ السلام کے مزار کی زیارت کی خاطر عراق تشریف لے گئے صرف میں
حضرت کے ساتھ تھا۔ دو اونٹوں کے سوا کوئی چیز ہمارے ساتھ نہ تھی جب کوفہ
کے علاقہ میں مقام نجف پر پہنچے تو ایک جگہ جا کر اس قدر روئے کہ آپ کی ریش
مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی۔ (دعا و ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

قال جابر حدیث أبا عبد الله
جعفر بن محمد عليه السلام

جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے یہ زیارت
امام جعفر صادق علیہ السلام کی

وقال لي زد فيه إذا ودعت أحداً
من الائمة

السلام عليك ايها الامام و
رحمة الله بركاته استودعك الله
عليك السلام و رحمة الله آمنا
بالرسول و بما جئتم به و دعوتم اليه
اللهم لا تجعله آخر العهد من زيارتي
وليك اللهم لا تحرمني ثواب مزاره
الذي اوجبت له ويسر لنا العود
انشاء الله تعالى

میں بیان کی ہے آپ نے فرمایا اس
میں یہ اضافہ کرو جب کسی امام کے مزار سے
رخصت ہونے لگو تو یوں کہو اے امام آپ
پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل
ہوں، میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں
آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو
ہم رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے، جو چیز
آپ حضرات لائے جس کی دعوت دی
اس پر ایمان لائے اپنے ولی کی یہ زیارت
میرے لئے آخری نہ قرار دے مجھے اس
کے مزار کی زیارت سے محروم نہ رکھ، میرے لئے دوبارہ مزار پہ آنا آسان قرار
دے، انشاء اللہ تعالےٰ

حسن بن حسین بن طحال مقدادی روایت کرتے ہیں کہ

امام زین العابدین علیہ السلام کوفہ میں تشریف اور مسجد کوفہ میں وارد ہوئے
ابوحمزہ ثمالی جو کوفہ کے زا[illegible]ہاد اور مشائخ میں سے تھے، آپ نے دو رکعت نماز
پڑھی، ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے زیادہ پاکیزہ

لہجہ والا کسی شخص کا کلام نہیں سنا۔ میں حضرت کے نزدیک ہو گیا کہ سنوں
کیا فرما رہے ہیں، آپ فرماتے تھے اے معبود اگر میں نے آپ کی نافرمانی کی ہے
تو آپ کی پسندیدہ چیز کا اقرار کیا ہے وہ آپ کی وحدانیت ہے، یہ آپ کا احسان
ہے کہ ہم پر، ہمارا آپ پر کوئی احسان نہیں ہے، یہ دعا مشہور ہے، پھر آپ
کھڑے ہو گئے میں پیچھے کوفہ تک آپ کے پیچھے چلا گیا، میں نے وہاں سیاہ فام غلام
کو دیکھا جس کے پاس ایک عمدہ گھوڑا اور ایک اونٹنی تھی۔ میں نے سیاہ فام سے پوچھا
یہ کون ہیں؟ اس نے کہا

آپ کے فضائل آپ سے پوشیدہ ہیں یہ علیؑ بن حسینؑ ہیں، ابوحمزہ کا بیان ہے
میں نے اپنے آپ کو حضرتؑ کے قدموں پر گرا دیا حضرت اپنے ہاتھ سے میرا سر اٹھایا
فرمایا ابوحمزہ! اللہ تعالےٰ کے سوا سجدہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے، میں نے عرض کیا
فرزند رسول یہاں آنا کیونکر ہوا؟ فرمایا اگر لوگوں کو یہاں آنے کی فضیلت کا علم ہوتا
تو وہ ضرور گھٹنوں کے بل پر چل کر آتے، کیا تم میرے ساتھ میرے جد علیؑ ابن ابی طالب
علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرو گے؟ میں نے عرض کیا ضرور، میں حضرت کی اونٹنی کے
سایہ میں چل رہا تھا۔ ہم غریین کے مقام پر پہنچ گئے، جو سفیدی کا ٹکڑا تھا جس سے
نور چمک رہا تھا۔ اونٹنی سے اتر پڑے اس جگہ اپنے رخسار مبارک رگڑنے لگے فرمایا
میرے دادا علیؑ بن ابی طالبؑ کی قبر ہے، آپ نے زیارت پڑھی جس کا شروع
یوں تھا۔ السلام على اسم الله الرضي و نور وجهه المضي
پھر مزار سے رخصت ہو کر مدینہ تشریف لے گئے اور میں کوفہ میں واپس آگیا

باب (۵)

امام محمدؐ باقر علیہ السلام کا بیان

ابو بصیرؒ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امیر المومنین علیہ السلام کی قبر سے متعلق دریافت کیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ فرمایا لوگ اس بارے میں کئی باتیں بیان کرتے ہیں لیکن امیر المومنین علیہ السلام اپنے باپ نوحؑ کی قبر میں دفن ہیں، میں نے عرض کیا قربان جاؤں آپ کو کس نے دفن کیا؟ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دفن کیا مگر "کاتبین کے ساتھ روح اور ایمان کے ساتھ،

عبدالرحیم قصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا نوح کی قبر میں دفن ہیں عرض کیا، کون نوحؑ؟ فرمایا وہ نوح علیہ السلام جو نبی ہیں، عرض کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ فرمایا امیر المومنینؑ صدیق تھے اللہ تعالےٰ نے اس کی قبر کو صدیق کی قبر میں قرار دیا،" اے عبدالرحیم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی موت کے بارے میں آگاہ فرمایا تھا اور مقام قبر سے بھی مطلع کیا تھا حضرت کے لئے

اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حنوط کے ساتھ آسمان سے حنوط نازل کیا تھا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کی قبر پر فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے حسنؑ اور حسینؑ کو وصیت فرمائی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا۔ حنوط لگانا۔ رات کے وقت پوشیدہ طور پر میرا جنازہ اٹھانا، جنازے کے پچھلے حصہ کو اٹھانا۔ دونوں نے وصیت پر عمل کیا۔ فرمایا جب میرا جنازہ رک جائے وہاں اس کو رکھ دینا۔ اس قبر میں دفن کرنا جہاں تابوت جنازہ خود بخود رکھ دیا جائے/ مجھے دفن کرنا رات کے وقت کچھ لوگ میرے دفن میں تمہاری مدد کریں گے اور قبر کو برابر کر دینا،

عبدالرحیم قصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ فرمایا آپ اپنے باپ نوحؑ علیہ السلام کے ساتھ دفن ہیں

ثمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت تھی کہ مجھے کوفہ کے باہر لے جانا جب تمہارے قدم رک جائیں اور سامنے سے ہوا آنے لگے تو مجھے وہاں دفن کر دینا وہ طور سینا کا پہلا حصہ ہے انہوں نے ایسا کیا "

جابر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ امیر المومنین علیہ السلام کہاں دفن ہیں؟ فرمایا غریین کے کوفہ میں۔ طلوع فجر سے

پہلے دفن کیے گئے، آپ کی قبر کے اندر آپ کے فرزند حسنؑ اور حسینؑ اور عبداللہ بن جعفر داخل ہوئے

عم سعید نے کتاب لباب المسرۃ میں ابی قرہ قنانی سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی تھی نیز امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی زیارت کی تھی "

باب (۶)

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد

عبداللہ بن عبید بن زید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور عبداللہ بن حسن کو امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے پاس غری کے مقام پر دیکھا۔ عبداللہ نے اذان اور اقامت کہی اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، یہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے

صفوان بن مہران شتربان کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو سوار کر کے لے جا رہا تھا جب نجف کے پاس پہنچے تو فرمایا آہستہ آہستہ چلو تاکہ ہم حیرہ کو عبور کریں، قائم کا مقام آگیا، فرمایا ہم اس جگہ پر آگئے جس کی مجھے نشان دہی کی گئی، آپ سواری سے اتر پڑے وضو فرمایا آپ آگے بڑھے آپ نے اور عبداللہ بن حسن نے قبر کے پاس نماز پڑھی۔ جب دونوں نماز ختم کر چکے تو میں نے عرض کیا قربان جاؤں یہ کون سی جگہ ہے۔ فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں لوگ آیا کریں گے،

ابوالفرج سندی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ

تھا جب آپ عراق تشریف لاتے ایک رات ارشاد فرمایا بغلہ پر زین رکھو آپ سوار ہو گئے، میں ساتھ چل رہا تھا۔ ہم کوفہ کے باہر آ گئے آپ سواری سے اتر پڑے دو رکعت نماز پڑھی پھر تھوڑا سا علیحدہ اور جگہ نماز پڑھی پھر آپ نے ایک اور جگہ نماز پڑھی، میں نے عرض کیا قربان جاؤں آپ نے تین جگہ نماز کیوں پڑھی ہے؟ فرمایا پہلی جگہ جہاں نماز پڑھی وہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے، دوسری جگہ وہ ہے جہاں حسین علیہ السلام کا سر مدفون ہے، تیسری جگہ وہ ہے جہاں قائم علیہ السلام (عجل اللہ فرجہ) کا منبر نصب ہوگا۔

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھا جب آپ کوفہ کے باہر سے گزرے تو سواری سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی پھر تھوڑا سا آگے بڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھے تو پھر دو رکعت نماز پڑھی، فرمایا اس جگہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے، میں نے عرض کیا قربان جاؤں دو اور مقام پر کیا چیز واقعہ ہے فرمایا یہ جگہ حسین علیہ السلام کے سر کے مدفون ہونے کی اور یہ جگہ قائم علیہ السلام کے منبر نصب ہونے کی جگہ ہے"

یعقوب بن الیاس مبارک خباز سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب عراق میں تشریف لا چکے تو مجھے فرمایا بغلہ اور دراز گوش پر زین

کس دو حضرت سوار ہو گئے۔ میں بھی سوار ہو گیا۔ جب جرف کے مقام پر پہنچے تو سواری سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی۔ تھوڑا سا آگے بڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر تھوڑا سا آگے چلے اور دو رکعت نماز پڑھی، میں نے عرض کیا قربان جاؤں پہلی، دوسری اور تیسری دو رکعت نماز کس کس جگہ پڑھی فرمایا پہلی دو رکعت امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے پاس دوسری حسینؑ کے سر کے دفن ہونے کی جگہ اور تیسری قائم علیہ السلام کے منبر نصب ہونے کی جگہ پڑھی ہے۔

محمد بن معروف ہمدانی کا بیان ہے جس کا گھر بنو عبد قیس کے گھر میں تھا کہ میں عراق میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چونکہ لوگ بہت کثرت سے آپ سے ملنے آئے ہوئے تھے۔ اس لیے مجھے چوتھے روز ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ [illegible] گئے مجھے اپنے قریب بلایا۔ آپ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ارادہ کئے ہوئے تھے، میں ساتھ ہو لیا۔ آپ کا کلام سن رہا تھا راستے میں پیشاب کا تقاضا ہوا آپ راستے سے ہٹ گئے۔ ریت کو کھودا پیشاب کیا پھر ایک جگہ ریت کو کھودا [illegible] سے پانی نکلا، طہارت فرما کر دو رکعت نماز پڑھی۔ میں سن رہا تھا کہ حضرت اللہ تعالے سے یہ دعا کر رہے تھے، اے معبود مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنانا جو حد سے آگے بڑھ گئے ہوں، اور نہ ہی ان میں سے قرار دینا جو بالکل پیچھے رہ گئے، مجھے درمیانے درجہ والوں میں قرار دینا۔ پھر فرمایا اے غلام جو کچھ تم نے دیکھا اس سے کسی کو آگاہ نہ کرنا

امام نے فرمایا سمندر کا کوئی ہمسایہ نہیں ہوتا۔ بادشاہ کا کوئی صدیق نہیں ہوتا، تندرستی کی کوئی قیمت نہیں ہے، ناز و نعمت میں پلنے والوں کو پتہ نہیں ہوتا۔ کہ کل ان کا کیا حشر ہوگا۔ پانچ باتوں کو گرہ میں باندھ لو، کام کرنے سے پہلے استخارہ کر لو، ہموار زمین پر قضائے حاجت کیا کرو، اپنے کو حلم سے زینت دو، جھوٹ سے پرہیز کرو، تول ناپ پوری کرو، اگرچہ اس حدیث میں قبر کے تعین کا ذکر نہیں لیکن آپ کے عراق وارد ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

عبید بن بہرام ضریر رازی نے کہا کہ مجھے حسین بن علینعا طائی نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے ذکر کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام عراق میں تشریف لائے، آپ کے ساتھ غلام بھی تھا، دونوں الگ الگ سواریوں پہ سوار تھے، یہ خبر کوفہ میں مشہور ہوگئی دوسرے دن میں نے غلام سے کہا راستے میں فلاں جگہ بیٹھ جاؤ، جب دو نوجوان کو سواریوں پہ سوار دیکھو تو میرے پاس آجاؤ۔ دوسرے روز صبح کو میرے پاس نوجوان آیا اس نے کہا کہ آپ ہیں جب حضرت تشریف لائے تو آپ کے ساتھ غلام بھی تھا۔ میں نے حضرت کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا میں نے عرض کیا آقا میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں، تھوڑی دیر میرے پاس تشریف رکھئے، ٹھنڈا پانی نوش فرمایئے، اتر پڑے تکیہ کا سہارا لے کر بیٹھ گئے، کھجور کی طرف دیکھا فرمایا اے شیخ اس کھجور کا کیا نام ہے؟ عرض کیا ہم اس کو صرفانہ کہتے ہیں۔ فرمایا نہیں اس کا نام عجوہ ہے، بی بی مریم کی کھجور ہے کھجوریں توڑ لاؤ، میں نے توڑ کر طبق میں رکھ کر پیش کیں آپ نے کافی تناول فرمائیں

عرض کیا قربان جاؤں جس قبر کی طرف سے تشریف لائے ہیں، وہ حسین (ع) کی قبر ہے، فرمایا خدا کی قسم یہ بات حق ہے، اگر ہمارے پاس یہ قبر ہوتی تو ہر سال اس کا حج کرتے، میں نے عرض کیا جو کوفہ کے باہر ہے وہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے، فرمایا ہاں یہ درست ہے، اگر یہ ہمارے پاس ہوتی تو ہم ہر سال اس کا حج کرتے پھر آپ سوار ہو کر تشریف لے گئے،

معلی بن خنیس کا بیان ہے کہ میں عراق میں امام جعفر صادق علیہ السلام ساتھ لوگوں سے فرمایا میرا بستر صحرا میں لگا دو اور معلی کا بستر میرے سر کی جانب ہو۔ حضرت بستر کے درمیان لیٹ گئے میں حضرت کے سر کی جانب آیا دیکھا۔ تو آپ سوئے تھے لیکن آپ نے مجھے فرمایا دیکھو ستارے کس قدر خوبصورت دکھائی دے رہے ہیں عرض کیا واقعی خوبصورت ہیں۔ فرمایا ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے ان باتوں سے دوچار ہو جائیں گے تو آسمان والے ان باتوں سے دوچار ہو جائیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم زمین والوں کے لئے باعث امان ہیں جب دنیا میں ہمارا وجود نہیں رہے گا۔ تو دنیا والے ان چیزوں میں مبتلا ہوں گے جو ان کو بتلائی گئی ہیں۔ فرمایا خچر دراز گوش پہ زین کس دی جائے، فرمایا خچر پہ سوار ہو جاؤ میں نے عرض کیا آپ خچر پر سوار ہوں، فرمایا میں تمہیں کہتا ہوں خچر پہ سوار ہو جاؤ، تم الٹا مجھے کہتے ہو کہ خچر پہ سوار

ہو جاؤ، میں خچر پر سوار ہو گیا، حضرت دراز گوش پہ سوار ہو گئے، فرمایا آگے چلو ہم غریین کے مقام پہ پہنچے، فرمایا یہ دونوں ہیں، عرض کیا ہاں یہ غریین ہیں فرمایا اتر جاؤ خود بھی اتر پڑے، فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے آپ نے نماز پڑھی اور میں نے بھی نماز پڑھی۔

علی بن حکم صفوان ساربان سے روایت ہے کہ میں اور عامر بن عبد اللہ بن خزاعہ ازدی ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ عامر نے کہا لوگ کہتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ کے صحن میں دفن ہوئے ہیں، فرمایا ایسا نہیں ہے عرض کیا پھر کہاں دفن ہیں؟ فرمایا حضرت کے انتقال کے بعد امام حسن علیہ السلام آپ کا جنازہ کوفہ کے باہر نجف کے قریب غری کی بائیں جانب اور حیرہ کی دائیں جانب سفید ٹیلوں کے درمیان دفن کیا، کچھ دنوں کے بعد میں اس جگہ آیا پھر واپس جا کر حضرت کو اس جگہ سے آگاہ کیا، تین مرتبہ فرمایا خدا تم پر رحم کرے تم ٹھیک جگہ پر پہنچے ہو،

عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میرے پاس عمر بن یزید آیا اور کہنے لگا۔ سوار ہو جاؤ میں اس کے ساتھ سوار ہو گیا ہم حفص کناسی کے پاس آئے اور اسے گھر سے باہر نکالا وہ ہمارے ساتھ سوار ہو گیا۔ غری کی طرف روانہ ہوئے ایک قبر کے پاس آئے، اس نے کہا اتر جاؤ یہ امیر المومنین کی قبر ہے۔ ہم نے کہا اس کا علم تمہیں کیسے

ہوا۔ کہا کہ جب ابو عبد اللہ علیہ السلام عراق میں تھے تو میں کئی دفعہ حضرت کے ساتھ اس جگہ آیا تھا۔

زید بن طلحہ سے روایت ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام جب عراق میں تھے تو انہوں نے کہا جو وعدہ تم سے کیا ہے کیا اس کا ارادہ ہے؟ یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی طرف جانے کا ارادہ ہے چپکے سے دعا فرمائی جس کو میں سمجھ نہ سکا۔ آپ سوار ہوئے اسماعیل سوار ہوئے اور میں سوار ہوا۔ ہم جب مکان ثوبہ کو عبور کر چکے تو حیرہ اور نجف کے درمیان سفید ٹیلوں کے پاس اتر پڑے، ہم لوگوں نے نماز پڑھی۔ حضرت نے اسماعیل سے فرمایا، اٹھو اور اپنے جد حسین علیہ السلام کو سلام کرو میں نے عرض کیا حسین علیہ السلام کربلا میں مدفون نہیں ہیں۔ فرمایا، ہاں حسین تو کربلا میں دفن ہیں لیکن آپ کا سر ہمارے ایک ماننے والے نے شام سے چرا لیا تھا اور اس کو امیر المومنین علیہ السلام کے پہلو میں دفن کر دیا تھا،

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ امیر المومنین علیہ السلام کہاں دفن ہیں، فرمایا اپنے باپ نوح کی قبر میں، عرض کیا نوح کی قبر کہاں ہے؟ لوگ تو کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں ہیں فرمایا کوفہ سے باہر ہیں،

عمر بن عبد اللہ بن طلحہ نہدی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کوئی حدیث ارشاد فرمائے، آپ نے حدیث
بیان کی، ہم ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ چل کر غری کے مقام پر پہنچے ایک جگہ
آ نے نماز پڑھی، اسماعیل سے فرمایا اٹھو اپنے بات حسین علیہ السلام کے سر کے
پاس نماز پڑھو، میں نے عرض کیا کیا حضرت کا سر شام نہیں گیا تھا۔ فرمایا ہاں گیا تھا،
مگر ہمارے ایک چاہنے والے نے وہاں سے چرا کر یہاں دفن کیا تھا"

ایک شخص ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھ
سے فرمایا کہ کوفہ کی جانب ایک قبر ہے، اگر دکھی انسان اس کے پاس دو یا چار رکعت
نماز پڑھے گا، تو اللہ تعالےٰ ان کا دکھ دور کر دیتا ہے اور اس کی حاجب پوری کرتا
ہے۔ میں نے عرض کیا حسین علیہ السلام مع سر کے دفن ہیں۔ فرمایا نہیں، عرض کیا
امیرالمومنین مع سر کے مدفون ہیں فرمایا ہاں"

یونس بن ظبیان کا بیان ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں
اس وقت حاضر ہوا جب آپ عراق میں وارد ہوتے تھے، آپ نے حدیث بیان
فرمائی، ہم ایک جگہ آتے، فرمایا اے یونس اپنے گھوڑے کو قریب کر دو، میں نے
گھوڑا قریب کیا آپ نے آہستہ آہستہ دُعا فرمائی جس کو میں سمجھ نہ سکا۔ پھر نماز شروع
کی جس میں دو چھوٹی سورتیں آواز کے ساتھ پڑھیں، میں نے نماز پڑھنے کی پیروی

کی، پھر دُعا فرمائی جس کو میں سمجھتا تھا۔ فرمایا اے یونس جانتے ہو یہ کونسی جگہ ہے
عرض کیا نہیں، فرمایا یہ امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر ہے، آپ کی رسول سے قیامت
کو ملاقات ہوگی، دعا یہ ہے

"اے معبود تیرا حکم ہو کر رہے گا۔ تیری قدرت سے کسی کو چھٹکارا نہیں، تیرا فیصلہ
ضرور نافذ ہوگا۔ طاقت اور قوت صرف تیرے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اے معبود! جس
طرح آپ نے ہم پر اپنا فیصلہ نافذ کیا ہے اور اپنی تقدیر جاری فرمائی اس طرح
ہمیں ان چیزوں کے برداشت کرنے کے لئے صبر کی ایسی قوت عطا کر کہ ان کو
جھیل سکیں۔ اس کو اپنی رضا کا ذریعہ بنا۔ ہماری نیکیوں میں اضافہ کر ہمیں فضل
بعد سرداری، شرف عطا کر، دنیا اور آخرت میں نعمت اور کرامت عطا کر ہماری
نیکیوں کو کم نہ کر، اے معبود! جو تو نے نعمت، فضیلت اور کرامت عطا کی ہے اس کے
ساتھ لازمی شکر ادا کرنے کی طاقت دے، . . . . اس کو نشر، تکبر، فتنہ، عذاب دنیا
اور آخرت کی رسوائی کا باعث قرار نہ دے، اے معبود! میں زبان کی لغزش، برے
مقام اور میزان کے خفیف ہونے سے تم سے پناہ مانگتا ہوں، معبود! مرنے کے بعد
تم سے نیکیوں کے ساتھ ملیں، ہمارے اعمال ہمارے لئے حسرت کا باعث نہ ہوں فیصلہ
کے وقت ہمیں غمگین نہ کرنا، اپنی ملاقات کے دن ہماری برائیوں کی وجہ سے ہمیں
شرمسار نہ کرنا، ہمارے دلوں کو اپنے یاد کرنے والا بنا اور بھلانے والا نہ بنا۔ ڈرنے
والا بنا گویا کہ تم کو دیکھا ہے، ہماری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے، ہمارے درجوں کو

بالاخانوں میں بدل کر بلند کر دے، جب تک باقی رکھے ہدایت دے، جب مارے تو کرامت کے ساتھ مارنا، زندگی میں ہماری حفاظت فرما۔ عطا کردہ رزق میں برکت دے جو بار دیا ہے اس میں اٹھانے کی قوت دے جو بوجھ گلے میں ڈالا ہے اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے، ہماری غلطی پر مواخذہ نہ کرنا، ہماری جہالت کی وجہ سے عذاب نہ دینا، خطا کی وجہ سے درجہ نہ گھٹانا جو اچھی بات کہتے ہیں اسے ہمارے دلوں میں ثابت رکھنا، اپنے نزدیک ہمیں عظیم بنا۔ دلوں میں انکساری ہوتے ہوئے علم سے نفع اٹھانے کی توفیق دے، نفع دینے والا علم زیادہ کر، اس دل سے پناہ دے جو جھکتا نہ ہو، اس آنکھ سے جو آنسو نہ بہاتی ہو، اس نماز سے جو قبول نہ ہوتی ہو، بھرے فتنے سے پناہ دے تو میرا دنیا اور آخرت میں کارساز ہے۔

ابو اسامہ، ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوفہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، وہاں نوح ابراہیم، تین سو ستر انبیاء، چھ سو اوصیاء کی قبریں ہیں اور سید الاوصیاء امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر ہے۔

ابو سعید سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام (امام جعفر صادقؑ) سے پوچھا کہ امیرالمومنین کہاں مدفون ہیں؟ فرمایا اپنے باپ نوحؑ کی قبر میں

دفن ہیں۔ عرض کیا نوح کہاں دفن ہیں لوگ کہتے ہیں وہ مسجد میں دفن ہیں۔ فرمایا نہیں وہ کوفہ کے باہر دفن ہیں۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا علی علیہ السلام کی قبر غری (نجف) میں ہے، نوح کے سینہ اور سر کے درمیان قبلہ کی جانب"

محمد بن محمد بن فضل داؤد رقی کے نواسے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جب طوفان نوح آیا تو چار جگہ کی زمین نے خداوند عالم کی بارگاہ میں یاد کی، بیت معمور نے جس کو خداوند عالم نے آسمان کی طرف اٹھالیا، غری (نجف) کربلا اور طوس۔" صفوان کا بیان ہے کہ میں اور میرا ساتھی کوفہ سے روانہ ہو کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے امیرالمومنین علیہ السلام کے قبر کی بارے میں پوچھا۔ فرمایا۔ وہ تمہارے ہاں کوفہ کے باہر فلاں جگہ موجود ہے، ہم نے قبر کو تلاش کر لیا۔ پھر حضرت سے ملے، اس بارے میں آگاہ کیا، فرمایا ہاں وہی ہے۔ سفید ٹیلوں کے پاس۔"

اسحاق بن جریر، ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جب میں ابوالعباس کے پاس عراق میں ہوا کرتا تھا تو رات کے وقت امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر پہ حاضر ہوتا تھا، وہ عراق میں نجف کے کوفہ میں غری نعمان کی جانب ہے۔ میں وہاں نماز پڑھ کر صبح سے پہلے واپس چلا آتا۔

مفضل بن عمر الجعفی نے کہا میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے غری جانے کا بے حد شوق ہے، فرمایا اس شوق کی
کیا وجہ ہے؟ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، فرمایا حضرت
کی قبر کی زیارت کا مرتبہ معلوم ہے؟ عرض کیا فرزند رسول، اس قدر معلوم ہوگا جس
قدر آپ آگاہ فرمائیں گے۔ فرمایا جب امیر المومنین کی قبر کی زیارت کا ارادہ ہو تو
تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تم آدم علیہ السلام کی ہڈیوں، نوح علیہ السلام کے بدن اور جسد
علی بن ابی طالب علیہ السلام کی زیارت کر رہے ہو۔ عرض کیا، آدم علیہ السلام تو سراندیپ (جمعہ کا دن)
میں اترے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے کہتے ہیں ان کی ہڈیاں بیت الحرام میں
مدفون ہیں، ان کی ہڈیاں کوفے میں کیسے آگئیں؟، فرمایا جب نوح علیہ السلام کشتی میں
سوار تھے تو اللہ تعالے نے ان کو وحی کی کہ وہ کئی ہفتے تک بیت الحرام کا طواف کرے
اس نے حکم کی تعمیل کی پھر پانی میں اترے جو ان کو گھٹنوں تک آیا، اس نے وہاں سے
تابوت نکالا۔ جس میں آدم علیہ السلام کی ہڈیاں تھیں، اس کو کشتی میں رکھا پھر اللہ تعالے
کی مرضی تک طواف کرتے رہے، پھر وہ مسجد کوفہ کے وسط میں وارد ہوئے اور
اللہ تعالے نے زمین سے کہا اپنے پانی کو نگل لے زمین مسجد کوفہ سے پانی نکلنا شروع
کیا، پانی جاری بھی وہیں سے ہوا تھا۔ جو چیزیں کشتی میں سوار تھیں وہ متفرق ہوگئیں
نوح علیہ السلام نے تابوت آدم کو اٹھا کر غری میں دفن کیا غری پہاڑ
کا وہ ٹکڑا ہے"

جہاں موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا جس پر عیسےٰؑ کو اللہ تعالےٰ
نے مقدس کیا۔ ابراہیم کو خلیل، محمد علیہ السلام کو حبیب بنایا اس کو انبیا علیہم السلام
کے رہنے کی جگہ قرار دیا۔ آدم اور نوح کے بعد کوئی شخص امیر المومنین علیہ السلام سے
زیادہ عزت دار وہاں قیام پذیر نہیں ہوا۔ جب نجف کی جانب زیارت کرے تو
آدمؑ کی ہڈیوں، نوحؑ کے بدن اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے جسم کی زیارت
کر گویا تم نے تمام گزشتہ انبیاء معہ خاتم النبیینؐ اور سید الوصیین علیؑ کی زیارت کی
جب علی علیہ السلام کے مزار کی کوئی شخص زیارت کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ سے
دعا مانگتا ہے تو اس کے لیے آسمانوں کے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس
بھلائی کے حصول میں سویا نذرہ۔

عن ابی وھب القصری قال
دخلت المدینۃ فاتیت اباعبداللہ
علیہ السلام فقلت جعلت فداک
اتیتک ولم ازر امیر المومنین ع قال
بئس ما صنعت لولا انک من شیعتنا ما
نظرت الیک، الا تزور من یزورہ (۱)

ابو وہب قصری کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام
جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
گزار ہوا، قربان جاؤں میں آپکی زیارت کیلئے حاضر
ہوا لیکن امیر المومنینؑ کے مزار کی زیارت نہیں کی
فرمایا بہت برا کیا اگر تم ہمارے شیعہ نہ ہوتے تو میں تم پر
نظر نہ کرتا تم نے اس فرات کی زیارت نہیں کی حالانکہ
جو شخص اسکی زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں
کے ذریعہ اس پر رحمت نازل کرتا ہے، ان کی زیارت تو انبیاء اور

معنی یزورہ اللہ یرسل الیہ رحمتہ

الله مع الملائكة ويزوره الانبياء
ويزوره المؤمنون قال جعلت
فداك ما علمت ذلك قال
ماعلم ان امير المؤمنين عليه
السلام افضل من الائمة كلهم
وله ثواب اعمالهم وعلى قدر
اعمالهم فضلوا۔

مومنین کرتے ہیں، عرض کیا قربان
جاؤں میں اس سے آگاہ نہیں تھا فرمایا
تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ، امیر المومنین
علیہ السلام تمام ائمہ سے افضل ہیں
آپ کو ان کے اعمال کے مطابق
ثواب ملے گا۔

حسین بن اسماعیل صیونی ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے پیدل چل کر امیر المومنین علیہ السلام کی ضریح مبارک کی زیارت کی اس کو ہر قدم پر ایک حج اور عمرہ کا ثواب عطا ہوگا۔ اگر گھر میں واپس بھی پیدل آیا تو ہر قدم پر دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔

سلسلہ اسناد کو اصل کتاب میں ملاحظہ فرمایئے) راوی صاحب کا بیان ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ قال كنت عند الصادق عليه السلام وقد ذكر امير المومنين عليه السلام فقال يا ابن ماردو من زار جدي عارفا بحقه كتب الله له بكل خطوة حجة مقبولة وعمرة مبرورة يا ابن مارد

و الله ما يطعم الله النار قدما تغبرت في زيارة امير المومنين عليه السلام ماشياً
او راكباً اكتب هذا الحديث بماء الذهب

امیر المومنین علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ کہا اے مارد کے بیٹے جس نے میرے دادا کی
زیارت اس کے حق کو پہچانتے ہوئے کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک حج
مقبول اور ایک عمرہ منظور کا ثواب لکھے گا۔
خدا کی قسم مارد کے فرزند! وہ قدم کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا جو ایک دفعہ
پیدل چل کر یا سوار ہو کر امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے گرد آلود
ہوا، اس حدیث کو آب زر سے تحریر کر لے"

عن ابی عامر التبانی واعظ اهل
الحجاز قال اتيت ابا عبد الله جعفر
بن محمد عليه السلام وقلت له يا
ابن رسول الله ما لمن زار قبره يعني
امير المومنين عليه السلام و
عمر تربته قال يا عامر حدثني
ابي عن ابيه عن جده الحسين بن
علي عن علي ع ان رسول الله صلى الله

ابو عامر تبانی واعظ اہل حجاز نے کہا
کہ میں ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ
السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض
کیا، فرزند رسول جس شخص نے امیر
المومنین کی قبر کی زیارت کی اور آپ
کی قبر کو تعمیر کیا اس کا کیا ثواب ہے فرمایا
فرمایا، اے عامر، میرے باپ نے
اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا حسین بن علیؑ وہ علیؑ سے

عليه وآله وسلم قال له والله
لتقتلين بأرض العراق وتدفن
بها قلت يا رسول الله ما لمن زار
قبورنا وعمرها وتعاهدها فقال
لي يا ابا الحسن ان الله تعالی جعل
قبرك وقبر ولدك بقاعاً من بقاع
الجنة وعرصة من عرصاتها
وان الله جعل قلوب نجباء من
خلقه وصفوة من عباده تحن
اليكم وتحتمل المذلة والاذى
فيعمرون قبوركم ويكثرون
زيارتها تقرباً منهم الى الله و
مودة منهم لرسوله اولئك يا
علي المخصوصون بشفاعتي الوار
دون حوضي وهم زواري غداً في
الجنة يا علي من بنا بيت المقدس
ومن زار قبوركم عدل ذلك ثواب

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے علی علیہ
السلام سے فرمایا خدا کی قسم تم سرزمین عراق
پہ قتل کیے جاؤ گے، اور دفن ہو گے عر
کیا یا رسول اللہ جو ہماری قبروں کی زیارت
کرے اور تعمیر کرے گا اس کا کیا
ثواب ہے، فرمایا اے ابو الحسن اللہ تعالی
نے تیری قبر اور تیرے فرزند کی قبر کو
جنت کا ٹکڑا اور اس کا میدان قرار دیا
شریف اور پاکیزہ لوگوں کے دل تمہاری
ذریعے اپنی حاجت پوری کرتے ہیں
ذلت اور تکلیف کو دور کریں گے تمہاری
قبروں کو تعمیر کریں، اکثر ان کی زیارت
کو آئیں گے اور ان سے اللہ تعالی کا
تقرب چاہیں گے، اور رسول سے محبت
کریں گے۔ اے علیؑ! ان لوگوں کے
لیے میری شفاعت مخصوص ہو چکی
میرے حوض پر وارد ہوں گے کل جنت

ين حجة بعد حجة الاسلام
وخرج من ذنوبه حتى يرجع من
زيارتكم كيوم ولدته امه
فابشر وبشر اولياءك ومحبيك
من النعيم وقرة العين بما لا عين
رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على
قلب بشر ولكن حثالة من الناس
يعيرون زواركم كما تعير
الزانية بزناها اولئك شرار
امتي لا نالتهم شفاعتي ولا
يردون حوضي.

میں میری زیارت کریں گے، اے علیؑ
جس شخص نے تمہاری قبروں کو بنایا گویا
کہ اس نے بیت المقدس کے بنانے
میں سلیمان ابن داود کی مدد کی جس
شخص نے تمہاری قبروں کی زیارت کی
اس کو ستر حج کا ثواب ملے گا۔ حج اسلام
کے بعد اس کے تمام گناہ مٹ جائیں گے
جب تمہاری قبروں کی زیارت کر کے پس
لوٹے گا وہ ایسے ہوگا گویا اس کی ماں نے
آج اس کو جنا ہے تمہیں بشارت ہو
اور اپنے دوستوں اور چاہنے والوں کو
ان نعمتوں کی اور آنکھوں کی ٹھنڈا کی بشارت دو، جس کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا
ہے اور نہ کسی کان نے سُنا ہے اور نہ ہی کسی دل میں ان نعمتوں کا شعور ہو سکتا ہے،
لیکن لوگوں کا ایسا گروہ ہوگا جو تمہارے زائرین کو ایسا حقیر سمجھے گا جس طرح زانی عورت
اپنے زنا کو حقیر سمجھتی ہے۔ یہ میری امت کے شرارتی لوگ ہیں، ان کو میری شفاعت حاصل
نہیں ہوگی اور نہ ہی میرے حوض پر وارد ہوں گے۔

عن عمر بن عبد الله بن طلحة النهدي عن ابيه قال دخلت على ابي عبد الله ع فقال يا عبد الله بن طلحة اما تزور قبر ابي الحسين قلت بلى جعلت فداك انا لناتيه قال تاتونه كل جمعة قلت لا قال فتاتونه في كل شهر قلت لا قال ما اجفاكم ان زيارته تعدل حجة وعمرة وزيارة ابي عند الله تعدل حجتين وعمرتين،

عمر بن عبد اللہ بن نہدی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ا[بو] عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا تم میرے باپ حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لئے جایا کرتے ہو عرض کیا ہاں جاتے ہیں فرمایا ہر جمعہ جایا کرتے ہو عرض کیا نہیں، فرمایا ہر ماہ جایا کرتے ہو عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس قدر زیادتی، آپ کی زیارت ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے، میرے باپ کے مزار کی زیارت دو حج، اور دو عمروں کے برابر ہے،

عن حسان بن مهران الجمال قال قال جعفر بن محمد يا حسان اتزور قبور الشهداء قبلكم قلت أي الشهداء قال علي وحسين قلت انا لنزورهما فنكثر فقال

حسان بن مہران سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے حسان ا... کے قبور کی زیارت کرتے رہو عرض کیا کون سے شہدا، فرمایا علیؑ اور حسینؑ، عرض کیا اکثر دونوں کی زیارت کیا کرتے ہیں، فرمایا

الموا وقون فتهوروهم والموا عندهم بحوائجكم فلو يكونون منا كموضعهم منكم لا تخذناهم هجرة

ان شہداء کو ور ... ملتی ہے انکی زیارت کیا کرو، اپنی ضروریات ان کی بارگاہ میں پیش کرو، جس قدر یہ تمہارے قریب ہیں، اگر ہمارے ہاں اللہ کے نزدیک ہوتے ہیں، تو ہم ہجرت کر کے ان کے ہاں ڈیرے ڈال دیتے،

(عن) يونس بن ظبيان عن ابي عبد الله (ع) قال اذا اردت زيارة قبر امير المؤمنين عليه السلام فتوضأ واغتسل وامش على هينتك وقل الحمد لله الذي اكرمني بمعرفته ومعرفة رسوله صلى الله عليه واله ومن فرض طاعته رحمة منه وتطول علي بالايمان، الحمد لله الذي سيرني في بلاده وحملني على دوابه وطوى لي البعيد

یونس بن ظبیان ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ارادہ ہو تو وضو اور غسل کرکے آہستہ آہستہ وقار کے ساتھ زیارت کے لئے روانہ ہوجا اور کہہ شکر ہے، اس ذات کا جس نے مجھے آپ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت عطا کرکے مکرم بنایا آپ کی اطاعت فرض کرکے اپنی رحمت کی اور ایمان ذکر احسان فرمایا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے آپ کے علاقوں کی سیر

ودفع عني المكروه حتى ادخلني
حرم اخي رسوله فاراٰنيه في
عافيه، الحمد لله الذي هدٰنا
لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان
هدانا الله اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمداً
عبده ورسوله جاء بالحق من عنده
واشهد ان علياً عبد الله واخو
رسوله عليهما السلام ثم تدنو
من القبر، وتقول السلام من الله
السلام على محمد امين الله
على رسالاته وعزائم امره و
معدن الوحي والتنزيل الخاتم لما سبق
والفاتح لما استقبل والمهيمن
على ذلك كله والشاهد على
الخلق، السراج المنير السلام عليه
ورحمة الله وبركاته، اللهم

کرائی، آپ سواریوں پر سوار کیا، زمین کو
طے کر کے دور سفر کو قریب کر دیا ناگوار
باتوں سے محفوظ رکھا، رسول اللہ کے بھائی
کے حرم میں مجھے لے آیا۔ تندرستی میں اس
زیارت سے مشرف فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ
کا جس نے مجھے اس بات کی ہدایت کی اگر وہ ہدایت
نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی
دیتا ہوں محمد اس کے بندے اور رسول ہیں جو
حق لے کر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے
میں گواہی دیتا ہوں علی اللہ تعالیٰ کے بندے
اور رسول کے بھائی ہیں، پھر قبر کے قریب
ہو کر یہ سلام پڑھو، سلام اللہ کی جانب
سے ہے، سلام ہو اللہ تعالیٰ کا اس کے
رسالات اور عزائم کے امین محمد پر جو وحی اور
تنزیل کی کان ہیں، گزشتہ انبیاء کے خاتم
مستقبل کے فاتح، ان تمام چیزوں کے نگہبان

صل على محمد واهل بيته
الطاهرين افضل واكمل وارفع
وانفع واشرف ما صليت على
انبيائك واصفيائك، اللهم صل
على امير المومنين عبدك و
خير خلقك بعد نبيك واخي
رسولك الذي بعثته بعلمك وجعلته
هادياً لمن شئت من خلقك والدليل
على من بعثته برسالتك وديان
الدين بعدلك وفصل قضائك
من خلقك والسلام عليه ورحمة
وبركاته، اللهم صل على الائمة
من ولده والقوامين بامرك من
بعده المطهرين الذين ارتضيتهم
انصاراً لدينك واعلاماً لعبادك
وشهداء على خلقك وحفظة
لسرك وتصلي عليهم جميعاً ما استطعت)

مخلوق پر گواہ، چمکتا ہوا چراغ سلام اور اللہ تعالیٰ
کی رحمت اور برکتیں آپ پر نازل ہوں اے معبود
محمد پر اور آپ کی اہل بیت پر جو تم رسیدہ ہیں زیادہ
مکمل، زیادہ بلند اور زیادہ شریف رحمت بھیج
جس طرح تو نے اپنے انبیا اور اصفیاء پر بھیجی
اے معبود! رحمت نازل کر امیر المومنین پر جو بہترین
ہیں تیرے نبی کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں
تیرے اس رسول کے بھائی ہیں جس کو تو نے
علم دے کر مبعوث کیا، اپنی مخلوق کا ہادی
بنایا جن پر آپ کو مبعوث کیا۔ اپنی رسالت
کے ذریعہ ان پر دلیل قائم کی، اپنے عدل
سے ان کو دین کا جزا دینے والا اور مخلوق کے
فیصلوں کے لئے حرف آخر، آپ پر اور
کا سلام، رحمت اور برکتیں نازل ہوں ان
ائمہ پر سلام ہو جو آپ کی اولاد سے ہیں جنہوں نے
تیرے امر کی تبلیغ کی جو پاک ہیں ان کو اپنے دین
کا مددگار منتخب کیا بندوں کے لئے نشان راہ مخلوق
پر گواہ، اپنے راز کا محافظ۔ ان پر جس قدر ہو سکے رحمت نازل فرما

وتقول السلام على الائمة
المستودعين السلام على خاصة
الله من خلقه السلام على المومنين
الذين اقاموا امرك وآزروا اولياء
الله وخافوا بخوفهم، السلام على
ملائكة الله،

(ثم تقول) السلام عليك يا
امير المومنين السلام عليك يا
حبيب الله السلام عليك يا
ولی الله السلام عليك يا صفوة
الله السلام عليك يا ولی الله السلام
عليك يا عمود الدين و وارث علوم
الاولين والآخرين وصاحب
الميسم والصراط المستقيم نشهد انك
قد اقمت الصلوة وآتيت الزكوة
وأمرت بالمعروف ونهيت عن
المنكر واتبعت الرسول وتلوت الكتاب

پھر کہو سلام ہو ان ائمہ پر جو امانت
دار ہیں، سلام ہو، اللہ تعالی کے خاص
لوگوں پر سلام ہو ان مومنین پر جنہوں نے تیرے
امر کی تبلیغ کی، اولیاء اللہ کی زیارت کی
جب ان کو خوف لاحق ہوا، تو یہ خائف ہوئے
اللہ تعالی کے فرشتوں پر سلام ہو،

پھر کہو اے امیر المومنین تم پر سلام ہو، اے
ولی اللہ تم پر سلام ہو، اے صفوۃ اللہ
تم پر سلام ہو، اے حجۃ اللہ تم پر سلام
ہو۔ اے دین کے ستون وارث علوم
اولین آخرین، صاحب میسم اور
صراط مستقیم تم پر سلام ہو، میں
اس بات کی گواہی دیتا ہوں، آپ نے
نماز قائم کی، زکواۃ ادا کی، نیکی کا حکم
دیا۔ برائی سے روکا۔ ر
رسول اللہ کی پیروی کی۔ کتاب
خدا کو پوری طرح پڑھا،

حق تلاوته ووفيت بعهد الله
وجاهدت فی الله حق جهاده و
نصحت لله ولرسوله عليه السلام
وجدت بنفسك صابراً مجاهداً
عن دين الله موقياً لرسول الله
طالباً ما عند الله راغباً فيما وعد
الله جل ذكره من رضوانه
مضيت للذي كنت عليه شاهداً
وشهيداً ومشهوداً فجزاك الله
من رسوله وعن الاسلام واهله
افضل الجزاء ولعن الله من قتلك
ولعن الله من تابع على قتلك و
لعن الله من خالفك ولعن الله
من افترى عليك وظلمك ولعن
الله من غصبك ومن بلغه ذلك
فرضي به، انا الى الله فنهم برئ
ولعن الله امة خالفتك وامة

اللہ تعالی کے عہد کو پورا کیا، کما حقہ جہاد
کیا، اللہ تعالی اور اس کے رسول علیہ السلام
کی خاطر نصحت کی، صابر ہو کر اپنی جان قربان
کی۔ اللہ کے دین کی خاطر جہاد کیا رسول اللہ
سے وفا کی خوشنودی کا طالب ہوا، اللہ
کے وعدے کا خواہشمند ہوا جو اس کی
خوشنودی سے ہے، آپ نے شاہد، شہید
اور مشہود ہو کر جان قربان کی، اللہ تعالی
اہل اسلام سے رسول اللہ، اسلام اور
اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا
کرے، اس پر خدا کی لعنت جس نے آپ
کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اس پر جو تیرے
قتل کے در پے ہیں اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے
تمہاری مخالفت کی اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے
آپ پر بہتان باندھا اور ظلم کیا، لعنت ہو اس پر
جس نے آپکا حق غصب کیا، اس پر لعنت ہو جس نے یہ باتیں سنیں اور
راضی ہوا میں ایسے لوگوں سے بیزار ہوں، خدا کی لعنت

جحدت ولايتك وامة تظاهرت
عليك وامة قتلتك وامة
خذلتك وخذلت عنك الحمد لله
الذي جعل النار مثواهم وبئس
ورد الواردين وبئس ايواردين وبئس
الورد المورود، اللهم العن قتلة
انبيائك واوصياء انبيائك بجميع
لعناتك واصلهم حرنارك اللهم
العن الجوابيت والطواغيت والفراعنة
(خل) اللات والعزى والجبت
والطاغوت وكل ند ندعى دون
الله وكل محدث مفتر اللهم
العنهم واشياعهم واتباعهم
ومحبيهم واوليائهم واعوانهم
لعناً كثيراً، اللهم العن قتلة
امير المومنين ثلاثاً، اللهم
العن قتلة الحسين ثلاثاً

ان لوگوں پر ہو جنہوں نے تیری مخالفت کی
تیری ولایت کو قبول نہیں کیا آپ کے خلاف گٹھ
جوڑ کیا، آپ کو قتل کیا، آپ کو چھوڑ دیا خدا
کا شکر ہے کہ اس نے ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ
قرار دیا جو وارد ہونے والوں کے لئے بری جگہ ہے
اے معبود! انبیاء کے قاتلوں اپنے انبیاء کے
اوصیاء کے قاتلوں پر لعنت کر، جہنم کی آگ میں
ان کو گرم کر۔ اے معبود! جبت، طاغوتوں اور
فرعونوں، لات، عزیٰ، جبت، طاغوت
ہر جھوٹے خدا اور ہر جھوٹے بدعتی پر لعنت فرما
اے معبود! ان پر ان کے ماننے والوں،
نقش قدم پر چلنے والوں، یاروں، دوستوں
پر بے شمار لعنت فرما

امیر المومنین کے قاتلوں پر لعنت کر یہ تین دفعہ
کہو اے معبود! حسین علیہ السلام
کے قاتلوں پر لعنت کر یہ تین دفعہ کہو

اللهم عذبهم عذاباً لا تعذب به
احداً من العالمين وضاعف
عليهم عليهم عذابك بما شاقوا
ولاة امرك واعد لهم عذاباً
لم تحله باحد من خلقك اللهم
وادخل على قتلة انصار رسولك
وانصار امير المومنين وعلى قاتله
وقتلة الحسين وانصار الحسين و
قتلة من قتل في ولاية آل محمد
اجمعين عذاباً مضاعفاً في اسفل
درك من الجحيم لا تخفف عنهم
من عذابها وهم فيها مبلسون
ملعونون ناكسوا رؤسهم عند ربهم
قد عاينوا الندامة والخزي الطويل
بقتلهم عترة انبيائك ورسلك
واتباعهم من عبادك الصالحين
اللهم العنهم في مستسر السر وظاهر

اے معبود! ان کو اس قدر دردناک عذاب میں
مبتلا کر کہ ایسا عذاب کسی کو نہ آیا ہو، ان
کو دوگنے عذاب میں گرفتار کر جنہوں نے
ولات امر کی مخالفت کی، ان کے لئے اس قدر
عذاب تیار کر کہ ایسا عذاب کسی کے لئے
تیار نہ کیا ہو، اے معبود! رسول کے انصار، انصار
امیر المومنینؑ اور خود حضرتؑ کے قاتلوں، حسینؑ
کے قاتلوں پر، انصار حسینؑ کے قاتلوں پر،
آل محمد کی محبت میں قتل ہونے والوں
کے قاتلوں کو دوہرے عذاب میں داخل
کر جہنم کے آخری درجہ میں داخل کر، ان پر اپنا
عذاب کم نہ فرما اس میں ہمیشہ گرفتار رہیں اللہ
تعالیٰ کے سامنے ان کے سر نیچے ہوں، ان کے قتل
کی وجہ سے بڑی شرمساری اور رسوائی کو اپنی
آنکھوں سے دیکھیں انہیں تیرے انبیاء اور رسولوں
کی اولاد اور نیک پیروکاروں کو قتل کیا
اے معبود! زمین و آسمان میں ظاہر اور پوشیدہ

العلانية فی سمائك وارضك
اللهم اجعل لي لسان صدق فی
اولیائك وحبب الي و مشاهدهم
حتی تلحقني بهم وتجعلني بهم تبعاً
فی الدنیا والآخرة یا ارحم الراحمین

طور پر ان پر لعنت کر اے معبود مجھے اپنے
اولیاء کے لئے لسان صدق قرار دے ان کے مشاہد
کی مجھے محبت عطا کر حتیٰ کہ مجھے ان کے ساتھ ملادے
دنیا اور آخرت میں مجھے ان کے نقش قدم پر چلنے والا
قرار دے اے رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے

(واجلس عند رأسه وقل)
سلام الله وسلام ملائكته المقربين
والمسلمين لقلوبهم والناطقين
بفضلك والشاهدين على انك
صادق صديق عليك يامولاي صلى
الله عليك وعلى روحك وبدنك
اشهد انك طهر طاهر مطهر من
طهر طاهر مطهر اشهد لك ياولي
الله وولي رسوله بالبلاغ والاداء
واشهد انك حبيب حبيب الله و
انك باب الله وانك وجه الله

(سر کے پاس بیٹھ کر یہ سلام پڑھو)
اللہ تعالے کا۔ فرشتوں کا، مسلمانوں کا دل کے
ساتھ سلام ہو جو آپ کی فضیلت کے معترف
ہیں اور اس بات پر گواہ ہیں کہ آپ صادق اور
صدیق ہیں اے میرے مولا اللہ تعالیٰ آپ کے بدن اور روح
پر رحمت نازل کرے آپ پاک ہیں پاک کرنیوالے
ہیں آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ولی ہیں میں
گواہی دیتا ہوں آپ نے احکام اسلامی کو پہنچایا اور
پہنچانے کا پورا حق ادا کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ
آپ اللہ تعالے کے حبیب کے حبیب ہیں۔ آپ
اللہ تعالے کا دروازہ ہیں۔

الذي منه يؤتی وانك سبيل
الله وانك عبد الله واخو رسوله
اتيتك وافداً لعظيم حالك و
منزلتك عند الله وعند
رسوله متقرباً الي الله بزيارتك
طالباً خلاص نفسي متعوذاً بك
من نار استحقها بما جنيت على
نفسي اتيتك انقطاعاً اليك والي
ولدك الخلف من بعدك على بركة
الحق فقلبي لكم مسلم ورأيي
لكم تبع ونصرتي لكم معدة وانا
عبد الله ومولاك وفي طاعتك
الوافد اليك التمس بذلك كمال
المنزلة عند الله وانت ممن امرني
الله بصلته بذلك وحثني على
بره ودلني على فضله وهداني
لحبه ورغبني في الوفادة اليه

اللہ تعالے کی وہ وجہ ہیں جہاں سے دیا جاتا
ہے میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کا راستہ
اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کے بھائی
ہیں میں حاضر ہوا ہوں آپکی منزلت اور مرتبہ
اللہ تعالیٰ اور رسول کے نزدیک بہت بڑا ہے
آپکی زیارت سے تقرب خدا، خلاص نفس آگ
سے چھٹکارہ چاہتا ہوں حالانکہ گناہوں کی وجہ
سے اس کا مستحق ہو چکا ہوں برکت حق کی وجہ سے
تمام چیزوں کو چھوڑ کر آپکی اور آپ کے فرزند
کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ میرا دل آپ
حضرات کا مطیع ہے میری رائے آپکی تابع ہے
آپکی نصرت کیلئے ہر وقت تیار رہوں، میں اللہ
تعالیٰ کا بندہ اور آپ کا غلام ہوں فرمانبردار
ہوتے ہوئے آپکی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ
تعالیٰ کے نزدیک بلند منزل کا طالب ہوں،
آپ وہ ذات ہیں جس کے ساتھ صلہ کرنے اور
نیکی کرنے کا مجھے اللہ تعالے نے حکم دیا ہے

والهمني طلب الحوائج عنده
انتم أهل بيت سعد والله
من تولاكم ولا يخيب من
اتاكم ولا يسعد من عاداكم
لا اجد احدا افزع اليه خيراً
الي منكم وانتم اهل بيت
الرحمة ودعائم الدين واركان
الارض والشجرة الطيبة اللهم
لا يخيب توجهي اليك برسولك
وآل رسولك ولا ترد استشفاعي
بهم اللهم انك مننت علي
بزيارة مولاي وولايته ومعرفته
فاجعلني ممن ينصره ومن ينتصر به
ومن علي بنصري لدينك في
الدنيا والآخرة، اللهم اني احيا
على ما حيي علي بن ابي طالب
عليه السلام وأموت على ما مات

آپ کی فضیلت سے آگاہ کیا آپ کے
ساتھ محبت رکھنے کی ہدایت کی، آپ کے
مزار پہ آنے کی رغبت دی اور اس بات
سے مطلع کیا ہے کہ مشکلات آپ کے
دربار سے حل ہوتی ہیں، آپ اہل بیت ہیں
داخل ہیں۔ خدا کی قسم وہ شخص نیک بخت ہے
جس نے آپ کو دوست رکھا، آپکے مزار
سے کوئی خالی نہیں جاتا، آپ کا دشمن کبھی
نیک بخت نہیں ہو سکتا، میرے نزدیک آپ کے
ہاں کے سوا کوئی اچھی جائے پناہ نہیں ہے آپ
اہلبیت رحمت، دین کے ستون، ارکان زمین اور
پاک درخت ہیں۔ اے معبود! رسول اور آل رسول
کی وجہ سے مجھے مایوس نہ گردان اور انکی شفاعت
سے محروم نہ قرار دے، اے معبود آپ مجھے
میرے آقا کی زیارت سے مشرف فرما کر اس کی
ولایت اور معرفت عطا کر، مجھ پر احسان فرما
مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو آپ کی مدد کرتا ہے

عليه علي ابن ابي طالب عليه السلام
فاذا أردت (الوداع نقل هذا) السلام
عليك ورحمة الله وبركاته استودعك
الله، استرعيك واقرأ عليك السلام
آمنا بالله وبالرسول وبما جاء به
ودل عليه فاكتبنا مع الشاهدين
اللهم لا تجعله آخر العهد من
زيارتي اياه فان توفيتني قبل ذلك
فاني اشهد مع الشاهدين في مماتي
على ما شهدت عليه في حياتي، ثم
قل بعد الصلوة والتسليم على الائمة
اشهد انكم الائمة واشهد ان
من قاتلكم وحاربكم مشركون و
ان من رد عليكم في اسفل درك
من الجحيم واشهد ان من
حاربكم لنا اعداء ونحن منهم
براء والنهم حزب الشيطان و

اور جوان سے مدد لیتا ہے۔ مجھے دنیا اور
آخرت میں اپنے دین کی نصرت کی توفیق
عطا فرما، اے معبود مجھے علیؑ ایسی زندگی اور
موت عطا کر، جب مزار سے رخصت ہونے لگو
یہ یوں کہو) آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت
اور برکات نازل ہوں میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے
سپرد کرتا ہوں، اور انکی نگرانی میں دیتا ہوں،
اور سلام عرض کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی اور
رسول پر ایمان لایا ہوں جو کچھ رسول لائے اور
جس بات کی دعوت دی اس پر بھی ایمان لایا اور
مجھے حاضری دینے والوں میں لکھ دے، اے معبود
یہ میری آخری زیارت قرار نہ دے اگر دوبارہ حاضر
ہونے سے پہلے مجھے موت دے دے تو میں جس
طرح زندگی میں حضرت کے دربار میں حاضر ہوا ہوں
اسی طرح مرنے کے بعد بھی حاضر ہونے والوں
کے ساتھ حاضر ہوں، ائمہ علیہم السلام پر درود
اور سلام کے بعد کہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ

علی من قتلکم لعنة اللّٰہ ولعنة
الملائکة والناس اجمعین ۔ و
من شرك فیکم ومن سرہ قتلکم
اللھم انی اسألك ان تصلی
علی محمد وآل محمد (وتسمیھم)
ولا تجعله آخر العھد من زیارتھم
فان جعلته فاحشرنی مع ھؤلاء
الائمة المسلمین اللھم وذلل
قلوبنا لھم بالطاعة والمناصحة
والمحبة وحسن الموازرة والتسلیم

لوگ امام ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سے
لڑنے والے اور جنگ کرنے والے مشرک ہیں
جنہوں نے آپ کی حکم عدولی کی وہ دوزخ
کے نچلے درجے میں ہوں گے، میں گواہی دیتا
ہوں آپ سے لڑنے والے ہمارے دشمن ہیں،
ہم ان سے بیزاری کرتے ہیں، وہ شیطان کا
گروہ ہے جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا ان
پر اللہ تعالےٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی
لعنت ہو، اور ان پر بھی جو اس میں شریک
ہوتے اور اس کو سن کر خوش ہوئے، اے
معبود! میں سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما، ائمہ کا نام لے کر[1] میری یہ
آخری زیارت نہ قرار دے۔ اگر ایسا کرتا ہے تو میرا حشر ان ائمہ کے ساتھ کرنا جن کا میں نے
نام لیا ہے، ہمارے دل ان کی اطاعت، محبت اور ان کی فرمانبرداری میں جھکا دے

مفضل بن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
نے فرمایا، کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مومن پانچ قسم کی انگوٹھیاں پہنے
(۱) یاقوت جو باعث فخر ہے ۲۔ عقیق جو اللہ تعالےٰ اور ہمارے لئے خلوص پیدا

---

[1] تمام ائمہ علیہم السلام کا نام لے کر دعا کرے ۱۲ مترجم

کرتا ہے ۳۔ فیروزہ جو دیکھنے والے کے باعث مسرت ہے۔ ۴ چینی لوہا اس کی
[illegible] میں پسند نہیں کرتا، مگر جب دشمنوں سے ملاقات کرنی ہو تو اس کے شر کو ختم
کرنے کے لئے میں اس کا پہننا ناپسند نہیں کرتا بلکہ اس کے پہننے کو پسند کرتا ہوں،
۵ مردہ و جنات کے شر کو ختم کرتا ہے، سفید ٹیلوں اور غریین کے مقامات پر اللہ
عزوجل نے جس چیز کو ظاہر کیا ہے (در نجف) میں اس کی انگوٹھی پہننے کو پسند کرتا
ہوں، اس سے مردہ و جنات کی شرارت ختم ہو جاتی ہے، میں نے عرض کیا مولا اس
کے پہننے کی کس قدر فضیلت ہے، فرمایا جو شخص اس کی انگوٹھی بنوا کر پہنے اور اس کی
نگاہ کرے، اس نے انبیاء اور صالحین کو دیکھا۔ اگر اللہ تعالےٰ ہمارے شیعوں پر مہربانی
نہ فرماتا تو اس کی قیمت اس قدر گراں ہوتی تو کسی قیمت بھی یہ دستیاب نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ
نے اس کا حصول آسان کر دیا تاکہ امیر و غریب پہن سکے،

ابو طاہر کا بیان ہے، کہ میں نے انگوٹھیوں والی حدیث ابو محمد حسن بن علی
بن محمد بن رضا علیہم السلام کی خدمت میں بیان کی تو حضرت نے فرمایا واقعی یہ
حدیث ہمارے دادا امام جعفر صادق علیہ السلام کی ہے، عرض کیا وہ کیا ہیں؟
فرمایا سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے انگوٹھی پہنی تھی، آدم علیہ السلام نے جب
عرش پر نور کے حروف سے یہ عبارت دیکھی انا اللّٰہ الذی لا الہ الا انا وحدی
میں اکیلا معبود ہوں، محمد صفوتی من خلقی، محمد میرے منتخب شدہ ہیں ایدته باخیه علیؑ

ہیں نے اس کی تائید اس کے بھائی علیؑ کے ذریعہ کی، خمسہ نجباء کے نام تحریر
آدم سے جب ترک اول ہوا تو اس نے پنجتن کے اسماء کے ذریعہ توبہ کی، اللہ
تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ آدم نے چاندی کی انگوٹھی میں سرخ عقیق
کر نگینہ پر پنجتن کے نام کندہ کرا کے دائیں ہاتھ میں پہنی یہ بات سنت قرار پائی آ
کی پرہیزگار اولاد اس کو پہنا کرتی ہے،

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فر
سرخ عقیق کی انگوٹھی پہنو۔ عقیق مدینہ کے باہر ایک وادی کا نام ہے،

صفوان جمال کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مدینہ
کوفہ کی طرف روانہ ہوا، جب ہم باب حیرہ سے گزر چکے تو حضرت نے مجھے فر
سواریوں کو قائم سے غری کی طرف لے چلو، ہم غری میں پہنچ گئے آپ نے باریک تا
نکالا، قائم کے مقام سے مغرب کی جانب دور چلے گئے، کافی نشانات لگائے پ
تاگہ پھیلا دیا۔ آپ رک گئے، زمین سے مٹی کو اٹھا کر سونگھا، پھر چلنا شروع کی
اس جگہ ٹھہر گئے۔ جہاں اب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک ہے، پھر آپ نے
مٹی کی مٹھی اٹھائی پھر ایسی چیخ ماری مجھے یقین ہو گیا کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے
ہیں۔ ہوش میں آئے تو فرمایا یہ امیرالمومنین علیہ السلام کا مزار ہے،

ثم ضرب بیده الی الارض فاخرج منها کفا من تراب

فشمه ملیا ثم اقبل یمشی حتی وقف علی موضع القبر الآن
ثم ضرب بیده المبارکة الی التربة منها قبضة
ثم شهق شهقة حتی ظننت انه فارق الدنیا فلما افاق
قال ها هنا واللہ مشهد امیرالمومنین علیه السلام

پھر آپ نے نشان لگائے میں نے عرض کیا فرزند رسول اہل بیت نے
مزار کو لوگوں پر ظاہر کیوں نہیں کیا۔ فرمایا، اولاد مروان اور خوارج کا ڈر تھا کہ کہیں
حضرت کو اذیت نہ دیں۔ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم امیرالمومنین
علیہ السلام کے مزار کی زیارت کس طرح کریں، فرمایا جب زیارت کا ارادہ ہو تو دھلے
ہوئے کپڑے پہنو، خوشبو لگاؤ اگر خوشبو نہ مل سکے تو ضروری نہیں ہے، جب
گھر سے نکلو تو کہو اے معبود! میں گھر سے نکلا ہوں، پوری زیارت پڑھو جو سابق
میں گزر چکی ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جب امیرالمومنینؑ کی قبر کی زیارت کا
ارادہ ہو تو غسل کر کے قبر پر کھڑے ہو کر کہو، اے معبود! میری کوشش کو منظور فرما (ذکر
الزیارة) آپ نے زیارت کی دعا بیان کی،

محمد بن مشهدی اپنے   میں تحریر کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے

محمد بن مسلم ثقفی کو یہ زیارت تعلیم کی، فرمایا جب امیرالمومنین کے مزار پر جا
دو تو غسل زیارت کے بعد پاکیزہ ترین کپڑے پہنو، خوشبو لگاؤ، اور وق
کے ساتھ چلو، باب السلام کے پاس پہنچو تو قبلہ رو ہو کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہ
اور کہو رسول اللہ پر جو اللہ تعالےٰ کی بہترین مخلوق ہیں سلام ہو۔ پھر آپ نے پور
زیارت بیان کی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ۷ ار ربیع الاول کو علی بن ابی طالب علیہ السلام
کے مزار پر یہ زیارت پڑھی،

صفوان جمال کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس
وقت ساتھ تھا جب آپ کوفہ میں آئے، اور ابو جعفر منصور سے ملنا چاہتے تھے
فرمایا صفوان سواری بٹھا دو، یہ میرے جد امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر ہے میں نے
حکم کی تعمیل کی، آپ نے غسل فرما کر لباس تبدیل کیا، فرمایا جس طرح میں کرتا ہوں تم
بھی اسی طرح کرو، پھر سفید ٹیلوں کی طرف تشریف لے گئے، فرمایا قدم چھوٹے چھوٹے
کرتے رہو، ٹھوڑی زمین کی طرف نیچی کرو، ہر قدم کے عوض میں تمہارے لئے ایک لاکھ
نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ایک لاکھ تمہاری برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ ایک لاکھ تمہارے
درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور تمہاری ایک لاکھ ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی، پھر
ایک صدیق اور شہید کا ثواب تمہارے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا، خواہ وہ شہید ہوا یا

ہو رہا پھر حضرت چل پڑے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ ہم سکون اور وقار سے
چل رہے تھے، تسبیح، تقدیس اور کرتے ہوئے سفید ٹیلوں کے پاس پہنچ گئے
آپ نے دائیں بائیں دیکھ کر چھڑی سے نشان لگایا۔ فرمایا قبر کو تلاش کرو، میں
نے قبر کو تلاش کیا، قبر کے نشانات مل گئے، پھر حضرت کے دونوں رخساروں پر
آنسو جاری ہو گئے، فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر یہ زیارت پڑھی سلام
ہو تم پر اے وہ وصی جو نیک و پرہیزگار ہو، سلام ہو تم پر اے بڑی خبر، سلام ہو تم پر
اے صدیق اور رشید، اے نیک و پاکیزہ آپ پر سلام ہو، عالمین کے رب کے رسول
کے وصی آپ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپ پر اے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ، میں
گواہی دیتا ہوں آپ اللہ تعالےٰ کے حبیب کے حبیب اللہ تعالےٰ کے مخصوص اور
چنے ہوتے ہیں، اے اللہ تعالےٰ کے ولی آپ پر سلام ہو۔ آپ اللہ تعالےٰ کے راز
کی جگہ، اس کے علم کی کان اور اس کی وحی کا خزانہ ہیں۔ پھر حضرت قبر پر گر پڑے
فرمایا یا امیرالمومنینؑ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے جھگڑنے والوں کے
لئے حجت، میرے ماں باپ قربان ہوں آپ پر اے باب مقام اے اللہ تعالےٰ
کے نور مکمل میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گواہی دیتا ہوں آپ نے اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول کے احکام کو لوگوں تک پہنچایا جو آپ کے سپرد ہوئے، جو چیزیں آپ کے
سپرد ہوئیں ان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو
حرام کیا۔ اللہ تعالےٰ کے احکام کو قائم کیا حدود اللہ سے تجاوز نہ کیا موت آنے تک اللہ تعالےٰ

کی عبادت خلوص سے کرتے رہے، اللہ تعالےٰ آپ پر اور آپ کے بعد آنے وا
اماموں پر رحمت نازل فرمائے، پھر حضرتؑ نے کھڑے ہو کر امیرالمومنین کی قبر کے سر
کے نزدیک چند رکعت نماز پڑھی۔ صفوان سے فرمایا جو شخص یہ زیارت پڑھے او
اس طرح نماز پڑھے گا اور امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر زیارت کرے تو وہ
اپنے گھر والوں کی طرف اس حالت میں واپس جائے گا۔ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے
اور اس کا آنا مقبول ہوگا۔ اور اس کے اعمال نامے میں ہر زیارت کرنے والے فرشتے
کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

عرض کیا کتنے فرشتے حضرت کے مزار کی زیارت کرتے ہیں، فرمایا ہر رات
ستر قبیلہ زیارت کرنے آتے ہیں، عرض کیا! ایک قبیلہ میں کتنے فرشتے ہوتے ہیں
فرمایا ایک لاکھ، پھر آپ یہ الفاظ کہتے ہوئے قبر سے اُلٹے پاؤں واپس ہوئے اے
میرے دادا! اے میرے سردار! اے پاک! اے پاکیزہ۔ اللہ تعالےٰ اس زیارت کو میرے
لئے آخری زیارت قرار نہ دے اور مجھے آپ کے مزار پہ دوبارہ آنے کی سعادت عطا
کرے، میرا مقام آپ کے حرم میں ہو اور میرا ٹھکانا آپ کے اور آپ کی نیک اولاد
کے ساتھ ہو، اللہ تعالےٰ آپ پر اور ان فرشتوں پر رحمت نازل کرے جنہوں نے
آپ کے مزار مقدس کو گھیر رکھا ہے، میں نے عرض کیا، آقا مجھے اس بات کی اجازت
ہے کہ میں اہل کوفہ کو ان حالات سے آگاہ کروں؟ فرمایا اجازت ہے، حضرت نے
مجھے کچھ درہم عطا فرمائے جن سے میں نے قبر کو ٹھیک کیا،

سیف بن عمیرہ سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے عراق وارد ہونے
کے بعد میں خود اور ہمارے اصحاب کی ایک جماعت صفوان بن مہران جمال کے
[illegible] کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت
کی جب زیارت سے فارغ ہوئے تو صفوان نے ناویہ ابوعبداللہ علیہ السلام
کی [illegible] منہ کر کے کہا کہ اس جگہ امیرالمومنین کے سر کی جانب سے ہم حسین بن علی
علیہما السلام کی زیارت کرتے تھے، صفوان نے کہا میں نے اپنے آقا ابوعبداللہ
صادق علیہ السلام کے ساتھ امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کی تھی، اور آپ نے
یہ دعا پڑھی۔ نماز اور وداع کے بعد فرمایا اے صفوان! یہ زیارت اور دعا پڑھا
کرو اور دونوں (امیرالمومنین اور حسینؑ) کی زیارت اس زیارت کے ساتھ کیا کرو
میں اللہ تعالےٰ کی ضمانت دیتا ہوں کہ جس شخص نے دونوں حضرات کی زیارت اس
زیارت اور دعا کے ساتھ کی خواہ قریب سے کی یا بعید سے تو اس کی زیارت قبول
ہوگی اور اس کی کوشش مشکور ہوگی اس کا سلام ان حضرات تک بلا روک ٹوک پہنچ جائے
گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔ خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، اے صفوان اللہ تعالیٰ
اس دعا کو قبول کرتا ہے میں یہ بات خود اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ یہ بات
[illegible] والد اپنے والد علی بن حسین، حسینؑ اپنے بھائی وہ امیرالمومنینؑ سے وہ
رسول اللہ سے وہ جبرائیل سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جس شخص
[illegible] عاشور کے دن اس زیارت اور دعا کے ساتھ حسینؑ بن علیؑ کے مزار کی زیارت

کی تو اس کی زیارت مقبول ہوگی، اور اسکی حاجت پوری ہوگی، وہ ناکام نہیں
جائے گا، بلکہ اس کو خوش خوش لوٹاؤں گا اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی
جنت میں جائے گا، جہنم سے آزاد ہوگا، جس کی تم سفارش کروگے وہ میں قبول
کروں گا۔ اللہ تعالے نے اس بات کی قسم کھا رکھی ہے افرشتوں کو اس پر گواہ
بنایا ہے۔ جبرائیل نے عرض کیا یا محمدؐ مجھے اللہ تعالے نے تمہارے پاس ایک
خوشخبری دے کر بھیجا ہے جو آپ کی ذات کے لئے، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ حسینؑ
اور ائمہ کے حق میں ہے جو قیامت تک آپ کی اولاد سے ہوں گے اے
آپ کو، علیؑ کو، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، ائمہ اور تمہارے شیعوں کو قیامت کے روز
دائمی مسرت نصیب ہوگی۔ صفوان نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے
صفوان جب کبھی کوئی حاجت اللہ تعالے سے مانگنی ہو، جہاں کہیں بھی ہو
زیارت اور دعا کے ساتھ حضرت امیرالمومنین کی زیارت پڑھو، پھر اللہ تعالے سے
حاجت مانگو ضرور پوری ہوگی، کیونکہ اللہ تعالے نے اس بات کا وعدہ کیا ہے
اپنے رسول سے کئے ہوئے وعدے کو نہیں ٹالتا " زیارت یہ ہے جس کا ترجمہ
السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک یا صفوة اللہ۔ السلام علیک
یا امین اللہ علی من اصطفاہ اور آخر میں وداع کی عبارت یہ ہے
لا فرق اللہ بینی و بینکما

صفوان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت
کے ساتھ قادسیہ میں تھا۔ وہاں سے چل کر حضرت نجف پہ پہنچ گئے۔ فرمایا یہ وہ
پہاڑ ہے جہاں سیدنا نوحؑ کے فرزند نے پناہ لی تھی اور کہا تھا کہ میں پہاڑ پر پناہ
لوں گا جو مجھے پانی سے بچائے گا۔ اللہ تعالے نے اس سے وحی کی کہ میرے سوا تمہیں
کون بچائے گا۔ سفر کرتے ہوئے حضرت شام کو پہنچے وہاں سے غری پہنچے آپ ایک
قبر پر رک گئے آپ نے آدم سے لے کر ایک ایک نبی پر سلام کیا میں بھی ساتھ ساتھ سلام
کہتا جاتا تھا۔ آخر میں نبی علیہ السلام پہ سلام کیا پھر قبر پر گر پڑے اس پر سلام کہا بلند
گریہ فرمایا کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھی، ایک روایت میں چھ رکعت تحریر ہے،
میں بھی حضرت کے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا۔ میں نے حضرت سے کہا مولا یہ کس شخص کی
قبر ہے؟ فرمایا یہ میرے دادا علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر ہے

محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ ہم حیرہ گئے، ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت
میں اجازت لے کر حاضر ہوئے بیٹھنے کے بعد عرض کی کہ امیرالمومنین علیہ السلام
کی قبر کہاں ہے؟ فرمایا جب ثوبہ اور قائم کوطے کر جاؤ اور نجف سے ایک تیر یا
دو تیر کی مسافت پر پہنچو گے۔ تو وہاں سفید ٹیلوں کو دیکھو گے، ان کے درمیان ایک
قبر ہوگی جس کے کناروں کو سیلاب نے نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وہی امیرالمومنین
علیہ السلام کی قبر ہے، دوسرے روز ہم ثوبہ اور قائم کوطے کرتے آگے پہنچے تو ہم

سفید ٹیلوں کے پاس پہنچ گئے، حضرت کے فرمان کے مطابق وہاں ایک قبر موجود
تھی جس کے کناروں کو سیلاب نے نقصان پہنچایا تھا۔ ہم سواریوں سے اترے
قبر پر سلام اور نماز پڑھنے کے بعد واپس آ گئے، دوسرے روز ابو عبداللہ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ سے تمام واقعہ عرض کیا، فرمایا ٹھیک ہے
(وہی امیر المومنین کی قبر ہے)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب میں حیرہ (عراق) میں
ابو العباس کے پاس رہا کرتا تو میں امیر المومنین علیہ السلام کی قبر پہ آیا کرتا تھا۔ جو
حیرہ کے کونے اور غری نعمان کی جانب ہے، میں صبح صادق کی نماز قبر کے پاس پڑھ
کر فجر سے پہلے واپس لوٹ جاتا"

باب (۷)

امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کا بیان

کتاب الانوار میں تحریر ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بھی دیگر ائمہ
علیہ السلام کی طرح موجودہ مقام پر امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے متعلق آگاہ
فرمایا تھا۔

ہمارے اصحاب ایوب بن نوح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام
موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمارے اصحاب امیر المومنین
کی قبر کی زیارت کے متعلق متفق نہیں، بعض کہتے ہیں آپ رحبہ میں مدفون ہیں
بعض کا خیال رئ کے بارے میں ہے آپ نے جواب تحریر فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام کی قبر کی زیارت غری میں کیا کرو۔

باب (۸)

امام علی رضا علیہ السلام کا بیان

ابو شعیب خراسانی کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی، کہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا زیادہ ثواب ملتا ہے یا حسین علیہ السلام کی قبر کا۔

فرمایا امام حسین علیہ السلام سخت مصیبت میں شہید کئے گئے اس لیے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ جو شخص مصیبت کی حالت میں آپ کے مزار پر آتے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کرتا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی فضیلت حسین علیہ السلام کی قبر پر اس قدر ہے جس قدر امیر المومنین علیہ السلام کو حسین علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ عرض کیا کوفہ کا۔ فرمایا مسجد کوفہ میں نوح کا گھر تھا۔ اگر اس میں کوئی شخص سو مرتبہ داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو سو دفعہ بخش دے گا۔ نوح نے اس جگہ یہ دعا کی تھی، پالنے والے مجھے میرے والدین اور اس شخص کو بخش دے جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا نوح علیہ السلام نے والدین

سے مراد کن حضرات کو لیا ہے فرمایا اس سے مراد آدم اور حواؑ ہیں۔

مولف کتاب کا بیان ہے، کہ امام رضا علیہ السلام نے امیر المومنین کے مزار کی زیارت نہیں کیونکہ جب آپ مامون کے بلاوے پر مدینہ سے خراسان تشریف لائے کوفہ میں نہیں آئے ایک روایت میں ہے کہ کوفہ کے راستے سے اور پھر وہاں سے قم تشریف لائے

ابن ہمام نے کتاب الانوار میں لکھا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کا حکم دیا اور انہیں آگاہ کیا کہ آنحضرت کی قبر کوفہ سے باہر غریین میں ہے۔

باب (۹)

امام محمد تقی علیہ السلام

کتاب الانوار میں ابو علی بن ہمام نے تحریر کیا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام نے بھی امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کس جگہ بتائی ہے، جہاں آج کل لوگ زیارت کرتے ہیں۔

باب (۱۰)

امام علی نقی علیہ السلام

ابو محمد حسن بن علی عسکری علیہ السلام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امام علی نقی علیہ السلام غدیر کے امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت اس سال میں کی جس سال معتصم نے آپ کو بلایا تھا۔ اور آپ نے یہ زیارت پڑھی جس کا شروع ہے "السلام علی رسول اللہ خاتم النبیین" اور آخر میں ہے "الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون انک حمید مجید"

باب (۱۱)

امام حسن عسکری علیہ السلام

حضرت نے بھی موجودہ مزار کو امیر المومنین علیہ السلام کی مزار قرار دیا ہے۔ اور لوگوں کو وہاں جا کر زیارت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے، بحوالہ کتاب الانوار مولف ابنِ ہمام

باب (۱۲)

زید بن علی بن حسین علیہ السلام

حضرت زید بن علی بن حسین علیہ السلام کے ایک صحابی کا بیان ہے جن کا نام ابو قرہ ہے کہ ایک دفعہ میں اور زید بن علی ایک گورستان میں گئے آپ کافی رات تک نماز پڑھتے رہے، پھر فرمایا ابن قرۃ تمہیں علم ہے کہ ہم لوگ کس جگہ پر موجود ہیں؟ عرض کیا مجھے اس بات کا علم نہیں ہے، فرمایا ہم امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر کے پاس موجود ہیں۔ اے ابو قرہ نحن فی روضۃ من ریاض ہم جنت کے ایک باغ میں موجود ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا ایک بیان ہے کہ میں ہر سال حج کے موقعہ پر امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں زیارت کرنے کو حاضر ہوتا۔ ایک سال میں حاضر ہوا آپ کے زانو مبارک پہ ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ ایک دوسرا لڑکا آیا اور دروازے سے گر کر زخمی ہو گیا، علیؑ بن حسینؑ اس کی طرف لپکے اپنے کپڑے سے اس کا خون صاف کرتے اور فرماتے اے بیٹے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم مذبلہ پر سولی دیے

جاؤ گے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ قربان ہوں کون سے مذبلہ پر سولی دی جائیں گے، فرمایا کوفہ کے مذبلہ پر عرض کیا میں قربان جاؤں یہ ہو گا؟ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو حق پر مبعوث کیا یہ ضرور ہو گا۔ اگر تم میرے بعد زندہ رہے تم اس بچے کو دیکھو گے کوفہ کے ایک کونہ میں مقتول اور مدفون پاؤ گے۔ پھر ان کی لاش نکالی جائے گی۔ پھر ان کو سولی پر لٹکائی جائے گی۔ پھر مذبلہ پر لٹکایا جائے گا پھر اتار کر آگ میں جلا کر اس کو پیسا جائے گا۔ پھر اس کو فضا میں اڑا دیا جائے گا میں نے عرض کیا۔ میں قربان جاؤں اس کا نام کیا ہے، فرمایا یہ میرا بیٹا زید ہے پھر حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے فرمایا میں اپنے اس بیٹے کی ایک بات تمہیں بتاؤں میں ایک رات رکوع وسجود میں محو تھا، ناگاہ مجھے نیند آ گئی میں نے اپنے کو محسوس کیا کہ میں بہشت میں ہوں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رسول اللہ، فاطمہ، حسن اور حسین نے میری شادی ایک حور سے کر دی، اور میں نے شب باشی کی، میں نے سدرۃ کے مقام پر غسل کیا۔ جب میں واپس لوٹا تین دفعہ ایک غیبی آواز آئی تمہیں زید کی مبارک ہو اس میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

میں اٹھا نماز کے غسل کیا صبح کی نماز پڑھی دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ مجھے آگاہ کیا گیا کہ دروازہ پر ایک شخص آپ کو بلا رہا ہے، میں دروازے پر گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ایک شخص موجود ہے جس کے ساتھ ایک لونڈی ہے، جس نے اپنی آستین کو لپیٹ رکھا تھا۔ اس شخص کے ہاتھ میں دوپٹہ تھا

میں نے پوچھا کیا بات ہے، عرض کیا علیؑ بن حسینؑ کو ملنا چاہتا ہوں میں نے کہا میں خود علیؑ بن حسینؑ ہوں عرض کیا میں مختار بن ابی عبداللہ ثقفی کا قاصد ہوں، آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ کہ اس لونڈی کو میں نے چھ سو دینار میں خریدا ہے، اس لونڈی کو قبول فرمائیے اور یہ چھ سو دینا اور میں اس کو اپنی ضروریات پہ خرچ فرمائیے اس شخص نے مجھے ایک خط دیا، میں اس شخص اور لونڈی کو گھر لے آیا میں نے مختار کے خط کا جواب لکھ کر اس شخص کے حوالے کیا،

میں نے لونڈی سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے، اس نے کہا میرا نام حورآ ہے میں نے اس سے شب عروسی بسر کی جس سے یہ بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام زید رکھا وہ یہ ہے جس کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور اس پر تمام وہ واقعات گزریں گے جو میں نے تمہیں بیان کئے ہیں۔

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ کچھ عرصے کے بعد میں نے زید کو کوفہ میں معاویہ بن اسحاق کے گھر میں دیکھا میں نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا، قربان جاؤں آپ اس شہر میں کیوں آئے ہیں، فرمایا نیکی کا حکم دینے کے لئے اور برائی سے منع کرنے کے لئے۔ اور میں برابر ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تا۔ آپ بنو بارق اور بنو ہلال کے گھروں میں منتقل ہوتے رہتے تھے، ایک روز فرمایا اے ابو حمزہ اٹھو امیر المومنین علیؑ کی زیارت کریں۔ ابو حمزہ نے حدیث کو بیان کرتے ہوئے یہ کہا کہ ہم سفید ٹیلوں کے پاس آئے، فرمانے لگے، یہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی قبر ہے اس کے

بعد ہم واپس چلے آئے میں نے وہ تمام واقعات دیکھے جو امام نے بیان کئے تھے۔ خدا کی قسم میں نے آپ کو مقتول، مدفون۔ مسلوب مصلوب دیکھا آپ کو جلایا گیا، آپ کو ہاون دستوں میں پیسا گیا۔ آپ کی راکھ کو فضا میں بکھیر دیا گیا

باب (۱۲)

"منصور، رشید بن مہدی بن اور دیگر خلفائے کا بیان"

بنو عباس کے ایک غلام کا بیان ہے کہ مجھے ابو جعفر منصور نے کہا میرے ساتھ کدال اور زنبیل لے کر چلو میں نے حکم کی تعمیل کی ہم لوگ رات کے وقت غری میں آئے وہاں قبر موجود تھی۔ منصور نے کہا اس کو کھود دیں نے قبر کو کھودا، لحد تک پہنچ گیا۔ میں نے کہا یہ تو قبر ہے کہا اس کو بند کر دو یہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے میں اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا منصور کو اہلبیت علیہم السلام کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ غری میں امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے منصور حقیقت حال دریافت کرنا چاہتا تھا

عبد اللہ بن حازم کا بیان ہے کہ میں ہارون رشید کے ساتھ کوفہ سے نکل کر غریین اور ثوریہ کی طرف شکار کی خاطر روانہ ہوا، دور سے ہرن دکھائی دیئے ہم نے باز اور کتے ان کو شکار کرنے کے لئے چھوڑ دیئے تھوڑی دیر کے بعد ہرنوں نے ٹیلوں کی جھاڑیوں میں جا کر پناہ لی، باز ایک طرف جا کر بیٹھ گئے اور کتے واپس آ گئے

یہ منظر دیکھ کر ہارون رشید بے حد حیران ہوا، ہرن پھر جھاڑیوں سے باہر نکل آئے پھر ان پر کتے اور باز چھوڑے جانے لگے، ہرن دوبارہ جھاڑیوں میں جا چھپے، باز اور کتوں نے ان کا تعاقب نہ کیا بلکہ واپس آ گئے۔ تین مرتبہ ایسا کیا گیا لیکن باز اور کتے ٹیلوں کے پاس نہ گئے، ہارون رشید نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ اس صحرا میں جا کر کسی آدمی کو تلاش کرو اگر مل جائے تو اس کو میرے پاس لے آؤ بنو اسد کے ایک بزرگ کو تلاش کر کے ہارون رشید کے سامنے پیش کیا گیا، ہارون رشید نے پوچھا یہ ٹیلے کیا چیز ہیں؟ عرض کیا اگر جان کی امان ہو تو عرض کروں گا۔ اس نے کہا تمہیں جان کی امان ہے، میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ کہا میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ان ٹیلوں میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر ہے اللہ تعالے نے اس جگہ کو حرم اور جائے پناہ قرار دیا ہے ہارون رشید سواری سے اُترا، پانی منگوا کر وضو کر کے ٹیلوں کے پاس نماز پڑھی۔ ٹیلوں پر پیشانی رگڑتا اور روتا تھا۔ ہم واپس آ گئے

محمد بن عائشہ نے کہا میرے دل نے اس بات کا یقین نہ کیا، میں حج ادا کرنے کے لئے مکہ گیا وہاں میری ملاقات ہارون رشید کے شتربان یاسر سے ہوئی وہ ہماری مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔ ہم طواف کر رہے تھے، باتوں باتوں میں اس نے کہا کہ ایک رات ہارون رشید نے مجھ سے کہا جبکہ ہم مکہ سے کوفہ آ چکے تھے ہارون رشید نے یاسر سے کہا عیسٰے بن جعفر سے کہو کہ سوار ہو کر تیار ہو جائے، دونوں سوار ہو کر

تیار ہو گئے، میں بھی سوار ہو گیا۔ ہم غریین میں آ گئے۔ عیسٰے تو سو گئے، لیکن ہارون رشید ٹیلوں کے پاس جا کر نماز پڑھنے لگے، دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگی اور رونے لگے۔ ٹیلوں پر پیشانی رگڑتے اور کہتے اے ابن عم میں آپ کی فضیلت اور سبقت فی الاسلام کے مرتبہ کو جانتا ہوں، آپ کی فضیلت کی وجہ سے تو میں اس مرتبہ پر پہنچا ہوں، میں آپ کے مرتبہ کو کب پہنچ سکتا ہوں، آپ کی اولاد نے مجھے تکلیف دی اور میرے خلاف خراج کیا اس لئے مجھے ان سے لڑنا پڑا، یہ کہنے کے بعد ہارون اٹھا۔ نماز پڑھی پھر یہی بات دہرائی، روتا تھا اور دعا کرتا تھا، حتیٰ کہ صبح ہو گئی، مجھے کہا عیسٰے کو اٹھاؤ میں نے اس کو اٹھایا، ہارون نے اس سے کہا اپنے ابن عم کی قبر کے پاس نماز پڑھو، اس نے کہا یہ کس چچا کے بیٹے کی قبر ہے؟ کہا یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر ہے اس نے وضو کر کے نماز پڑھی، دونوں نے فجر تک نماز، دعا اور رونے گزاری، میں نے عرض کیا امیرالمومنین! صبح ہو گئی ہے، دونوں سوار ہو کر کوفہ میں آ گئے

ایک اور روایت میں عبداللہ بن حازم بیان کرتے ہیں کہ، ہارون رشید رقہ میں پہنچے تو مجھ سے فرمایا۔

ہارون :- اے یاسر غریین (نجف) والی رات یاد ہے

یاسر :- ہاں یاد ہے

ہارون :- جانتے ہو وہ قبر کس کی تھی؟

یاسر :- نہیں

ہارون :- علیؑ ابن ابی طالب کی قبر ہے

یاسر :- قبر کی تو اس قدر عزت کرتے ہو اور آپ کی اولاد کو قید کر رکھا ہے

ہارون :- اولادِ علیؑ مجھے اذیت دیتی ہے، اور میرے خلاف سازش کرتی ہے

دیکھو میری قید میں کس قدر سید موجود ہیں، میں نے ان کا شمار کیا تو ان کی

تعداد پچاس تھی جو بغداد اور رقہ میں موجود تھے۔ ہارون رشید نے ان کو تین

کپڑے اور ایک ہزار درہم دے کر سب کو چھوڑ دیا۔

کہا اے یاسر میں نے ان کو خداوند عالم کی خوشنودی کی خاطر چھوڑ دیا ہے

میں اس سے بڑی نیکی اور کوئی تصور نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک کثیر جماعت کے بیان کے مطابق خلیفہ مقتفی نے امیر المومنین علیہ السلام کے

مزار کی زیارت کی۔

خلیفہ الناصر الدین اللہ کئی دفعہ حضرت کی قبر کی زیارت کی۔

خلیفہ مستنصر نے عمدہ قسم کی ضریح بنوائی اور خود زیارت کی۔

خلیفہ مستعصم نے بھی زیارت کی اور کثیر مال لوگوں میں تقسیم کیا

ابن طحال کا بیان ہے کہ ہارون رشید نے قبر مقدس پہ عمارت تعمیر کرائی

جو سفید اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ اور موجودہ ضریح سے ذرا چھوٹی تھی ہر طرف

سے ایک ایک کا فاصلہ تھا۔ جب ضریح مبارک ظاہر ہوئی تو اس پہ تربت

بنی ہوئی تھی اور کچھ پتھر بھی موجود تھے،

ہارون کے حکم سے ایک قبہ تیار کیا گیا جو سرخ مٹی کا تھا۔ اس کا

گنبد سبز رنگ کا بنا ہوا تھا۔ آجکل وہ گنبد خزانہ میں موجود ہے۔"

باب (۱۴)

اعیان علماء اور فضلاء کا بیان

ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن عباس نے کہا کہ میں نے ابوحصین، عاصم اور وغیرہ سے پوچھا کہ تمہیں کسی ایسے شخص نے آگاہ کیا ہے جس نے امیرالمومنین علیہ السلام کی نماز جنازہ میں اور آپ کے دفن کے وقت موجود تھا۔ جو یہ بتا سکے کہ امیرالمومنین موجودہ جگہ پہ دفن ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے تمہارے باپ محمد بن سائب کلبی سے پوچھا تھا تو اس نے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السلام کا جنازہ رات کو اٹھا گیا تھا حسنؑ حسینؑ ابن حنفیہؓ، عبداللہ بن جعفر اور اہل بیت کے کئی آدمی ساتھ تھے، رات کے وقت کوفہ کے باہر دفن کئے گئے، میں نے تمہارے باپ سے پوچھا ایسا کیوں ہوا؟ اس نے کہا خوارج وغیرہ کا ڈر تھا۔ کہ کہیں قبر کھود کر آپ کی لاش کو نکال کر بے حرمتی نہ کر دیں۔

عبدالبر نے اپنی کتاب استیعاب میں لکھا ہے کہ آپ عراق میں نجف

کے مقام پر دفن ہوئے" احمد بن اعثم کوفی نے اپنی کتاب فتوح میں لکھا ہے کہ حضرت کو آدھی رات کے وقت غری (نجف) میں دفن کیا گیا۔

ابراہیم بن علی بن محمد بن بکروس دینوری کتاب نہایۃ الطلب اور غایۃ السؤل فی مناقب آل الرسول میں بیان کرتے ہیں۔ کہ صحیح بات یہ ہے کہ امیرالمومنینؑ اسی جگہ دفن ہوئے جس کا نام آج کل نجف ہے لوگ وہاں جاکر زیارت کرتے ہیں حضرت کے مزار سے اس قدر معجزات اور کرامات ظاہر ہوتے ہیں جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔

محمد بن علی شلمغانی نے کتاب الوقیہ میں بیان کیا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کوفہ کے باہر (نجف) میں دفن ہوئے ہیں، آپ کے اپنے بیٹے حسنؑ کو وصیت کی تھی کہ جہاں میرا جنازہ رک جائے وہاں میری قبر کھودنا۔ جب کھودنی شروع کرو گے تو وہاں ایک مدفون لکڑی پاؤ گے، نوح علیہ السلام نے امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر اپنے زمانہ میں کھود دی تھی تاکہ حضرت دفن ہو سکیں

یاقوت بن عبداللہ نے اپنی کتاب معجم البلدان میں غریین کی تعریف کے تحت تحریر کیا ہے کہ دونوں دو گرجوں کی طرز کی عمارتیں ہیں، جو کوفہ کے باہر امیرالمومنین

علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر کے قریب موجود ہیں نیز کتاب مذکور میں لکھا ہے کہ نجف وہ جگہ ہے جس کے قریب علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر واقع ہے۔

عبدالحمید بن ابی الحدید مدائنی نے شرح نہج البلاغہ میں تحریر کیا ہے کہ حضرت کی قبر غری میں ہے، باقی تمام اقوال باطل ہیں۔ آپ کی اولاد آپ کی قبر کو جانتی تھی، ہر شخص کی اولاد اپنے آباء و اجداد کی قبور کو اچھی طرح جانتی ہے آپ کی اولاد نے باہر سے آکر عراق میں آپ کی قبر کی زیارت کی ہے، ان زیارت کرنے والوں میں امام جعفر صادق علیہ السلام بھی ہیں"

ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت غری میں مدفون ہیں"

ماہ جمادی الاول ۳۷۱ھ میں عضد ولہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی مختلف قسم کے لوگوں کو خیرات و مبرات سے نوازا، صندوق میں درہم ڈالے جو سیدوں میں تقسیم ہوئے، ہر ایک سید کے حصے میں ۳۲ درہم آئے، اس وقت کربلا میں سیدوں کی تعداد دو ہزار دو سو تھی، مجاوروں اور عام لوگوں کو بارہ ہزار درہم عطا کئے، کربلا میں رہنے والوں کو ایک لاکھ رطل آٹا اور کھجوریں دیں۔ پانچ صد قطعات کپڑوں کے تقسیم کئے، ناظر کو ایک ہزار درہم دیئے پھر کوفہ میں وارد ہوئے

جمادی الاول میں پانچ دن باقی تھے۔ وہاں غری گئے جہاں امیرالمومنین علیہ السلام کے مزار کی زیارت کی۔ صندوقِ حرم میں درہم ڈالے جو سیدوں پر تقسیم کئے گئے، ہر ایک کو حصہ میں بیس بیس درہم ملے، اس وقت نجف میں ایک ہزار سات سو سید رہا کرتے تھے،

مجاوروں وغیرہم کو پانچ ہزار درہم عطا کئے، مسافروں کو پانچ ہزار ناحیہ میں رہنے والوں کو ایک ہزار، فقراء اور فقہاء کو تین ہزار دیئے، خازن اور دربان کو بھی درہم عطا کئے"۔ عضد ولہ فنا خسرو کا انتقال ۳۷۲ھ میں ہوا۔

محمد بن شہر آشوب نے مناقب آل ابی طالب میں تحریر کیا ہے کہ امام غزالی نے کہا علی علیہ السلام نجف میں مدفون ہیں، حضرت کے جنازہ کو اونٹنی پہ لاکر لایا گیا اونٹنی اس جگہ آکر بیٹھ گئی جہاں آپ کی قبر کی جگہ تھی، لوگوں نے اس کو اٹھانے کی لاکھ کوشش کی لیکن وہ اپنے مقام سے نہ اٹھی پھر وہاں آپ کو دفن کردیا گیا"

طارق بن شہاب نے کہا امیرالمومنین علیہ السلام نے ۲۱، ماہ صیام ۴۰ھ میں وفات پائی اور غری میں دفن ہوئے، بحوالہ کتاب الکذبیۃ فی النصوص

اس کتاب کا اردو ترجمہ کردیا ہے۔ جو شائع ہوگیا ہے۔ ۱۲ مترجم

باب (۱۵)

ضریح مقدس سے کرامات کا ظہور

داؤد عباسی کا صندوق بنانا ۔

مؤلف کتاب کا بیان ہے کہ مجھے میرے عم رضی اللہ علی بن موسےٰ ابن طاوس اور فقیہ نجم الدین ابو القاسم بن سعید اور فقیہ نجیب الدین یحییٰ بن سعید نے آگاہ کیا وہ فقیہ محمد بن عبداللہ بن زہرۃ الحسینی سے روایت کرتے ہیں، وہ محمد بن حسن علوی حسینی ساکن مشہد امام موسےٰ کاظم علیہ السلام سے وہ قطب راوندی سے وہ محمد بن علی بن حسن حلبی سے وہ طوسی سے روایت کرتے ہیں، اور میں نے اس واقعہ کو حرف بحرف شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان سے نقل کیا ہے، وہ محمد بن احمد بن داؤد سے وہ ابوالحسین محمد بن تمام کوفی سے، اس نے کہا ہمیں ابوالحسن علی بن حسن بن حجاج نے بیان کیا کہ ہم لوگ ابو عبداللہ بن محمد بن عمران بن حجاج کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں کوفہ کے مشائخ کی ایک جماعت بھی موجود تھی، ان میں عباس بن احمد عباسی بھی تھا۔ یہ لوگ میرے ابن عم کے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ اس کو اس بات کی مبارکبادیں کہ وہ ابو عبداللہ حسین علیہ السلام کے مزار کی چھت گرنے سے صحیح وسالم بچ گیا

تھا۔ کیونکہ چھت گرتے وقت وہ مزار کے اندر موجود تھا۔ یہ سال ۲۷۳ھ کا واقعہ ہے، یہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے، اسماعیل بن علیٰ عباسی آگیا اس کو دیکھ کر یہ لوگ خاموش ہوگئے، اس نے کافی دیر بیٹھنے کے بعد کہا، اے میرے اصحاب علیؑ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ تمہیں عزت دے، میری وجہ سے تمہاری گفتگو ختم ہوگئی ہے۔ شیخ الجماعت ابوالحسن علی بن یحییٰ سلیمانی نے کہا جو آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ اے ابو عبداللہ! کوئی بات نہیں، جب تک جی چاہے تشریف رکھئے، کہا میں خداوند عالم کو حاضر کرکے کہتا ہوں میں علی ابن ابی طالب اور دیگر ائمہ علیہم السلام کی ولایت کا قائل ہوں۔ اس نے ایک ایک امام کا نام لیا، ہمارے ساتھیوں نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ ایک دن نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد سے واپس جارہے تھے۔ جب راستہ ختم ہوگیا اور ہم اپنے گھروں کے پاس آگئے، تو اس نے کہا۔ سورج غروب ہونے سے پہلے میرے پاس پہنچ جانا۔ ہم دن کے آخری حصہ میں گئے، وہ ہمارا انتظار کررہا تھا۔ کہا فلاں فلاں کو بلاؤ، اسی وقت روانہ ہوجاؤ اپنے ساتھ غلام جمل کو بھی لیتے جاؤ، یہ سیاہ رنگ کا غلام تھا جو جمل کے نام سے مشہور تھا جو بے حد طاقتور تھا۔ اس قبر کے پاس جاؤ جس سے لوگ مفتون ہورہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ علیؑ کی قبر ہے۔ اس کو کھود دو جو چیز اس کی تہہ سے نکلے وہ میرے پاس لے آؤ ہم قبر کے پاس پہنچ گئے، ہم نے کھودنے والوں سے کہا کھود دو، وہ اپنے دل میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے ہوئے قبر کو کھود رہے تھے۔ ہم لوگ الگ ایک کونہ میں بیٹھے

ہوئے تھے۔ جب کھودتے ہوئے پانچ ہاتھ کی گہرائی تک پہنچ گئے تو سخت مٹی تک پہنچ کر کہنے لگے کہ ہم ایسی سخت جگہ پر پہنچ گئے ہیں جس کو ہم نہیں کھود سکتے، انہوں نے اس حیل نامی حبشی کو قبر میں اتارا۔ اس نے کدال سے کر پورے زور سے چوٹ لگائی جس سے تمام جنگل گونج اٹھے۔ اس نے دوسری چوٹ لگائی جو پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ تیسری چوٹ لگائی جو سب سے زیادہ سخت تھی۔ اور انتہائی سخت آواز پیدا ہوئی۔ ساتھ ہی غلام نے چیخ ماری، یہ سن کر ہم اٹھے اور گڑھے میں جھانکنے لگے۔ میں نے اس کے ساتھیوں سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ اس کو کیا ہوا، انہوں نے پوچھا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ وہ برابر چیخ رہا تھا۔ اور فریاد کر رہا تھا۔ ہم نے اس کو رسی کے ذریعہ باہر نکال لیا۔ کہنی کی طرف سے اس کی انگلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ برابر فریاد کرتا کسی کو کوئی جواب نہ دیتا تھا۔ ہم نے اس کو خچر پر لاد کر جلدی جلدی روانہ ہوگئے، اس کے بازو، جسم اور داہنے حصہ سے گوشت گر رہا تھا۔ جب یہ لوگ میرے چچا کے پاس پہنچے اس نے پوچھا کیا ہوا؟ ہم نے کہا معاملہ تیرے سامنے ہے، اس نے قبلہ رخ ہو کر توبہ کی، باطل عقائد ترک کر کے شیعہ ہوگیا کوئی اور بتر اکیا، رات کو سوار ہو کر علی بن مصعب بن جابر کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ قبر مبارک پر صندوق تعمیر کر دے اور اس بات سے کسی کو آگاہ نہ کرے اس نے صندوق قبر پاک پر تعمیر کیا، حبشی غلام اسی وقت مر گیا۔ ابو الحسن بن حجاج نے کہا کہ ہم نے اس صندوق کو دیکھا تھا۔ حسن بن زید کی دیوار بنانے سے یہ پہلے کا واقعہ ہے"

شیر کا قبر پر پیشانی رگڑنا

محمد بن علی بن رحیم شیبانی کا بیان ہے کہ میں اور میرا والد علی بن رحیم اور میرا چچا حسین بن رحیم ایک جماعت کے ساتھ پوشیدہ طور پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی طرف روانہ ہوئے میں اس وقت لڑکا تھا۔ یہ کوئی ۲۶۰ھ سے کچھ اوپر کا واقعہ ہے، ہم لوگ قبر مبارک پر حاضر ہوئے ان ایام میں قبر کے ارد گرد صرف پتھر نصب تھے، عمارت وغیرہ نہیں تھی، راستہ میں صرف قائم الغریٰ کا علاقہ تھا۔ ہم لوگ مزار مقدس کی زیارت میں مشغول تھے، کچھ لوگ تلاوت کلام پاک کر رہے تھے بعض لوگ نماز میں مصروف تھے بعض زیارت کر رہے تھے، اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک شیر ہماری طرف آ رہا ہے، جب مقدار نیزے کے قریب ہوا، تو ہم اس سے دور ہوگئے، وہ قبر پر اپنے بازوں رگڑتا تھا، ہم میں سے ایک آدمی نے جا کر یہ نظارہ دیکھا اور اس نے آ کر ہم کو اس بات سے آگاہ کیا تب ہمارا خوف جاتا رہا ہم سب لوگ مل کر آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے بازوں قبر پر رگڑتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد شیر چلا گیا، ہم دوبارہ آ کر نماز، زیارت اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہوگئے۔

قب کا واقعہ:۔

کمال الدین شرف المعالی ابن غیاث المعالی قمی کا بیان ہے کہ میں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مزار پر حاضر ہو کر زیارت بجا لائی،

ضریح اقدس کی کیل سے میری قبا الجھکر پھٹ گئی۔ میں امیرالمومنین علیہ السلام
سے مخاطب ہو کر عرض کی کہ میں اس کے عوض اور قبا لوں گا۔ میرے پہلو میں ایک
اور شخص تھا جس نے از راہ مذاق کہا کہ آپ کو زعفرانی قبا ملے گی۔ زیارت کے بعد
میں حلہ میں آ گیا، جمال الدین تشستری ناصری رحمۃ اللہ نے ابن ماتشت کے لئے
قبا اور ٹوپی تیار کرائی جو بغداد میں رہتا تھا۔ اس نے نوکر سے کہا کمال الدین قمی
کو بلاؤ، نوکر نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے خزانہ میں لایا اور زعفرانی قبا مجھے پہنائی۔ میں
سلام کی غرض سے اس کے پاس گیا، جب اس نے مجھے دیکھا تو نفرت کی نگاہ
سے دیکھا، نوکر سے ناراضگی کے لہجہ میں کہا، میں نے ابن ماتشت کو بلایا تھا، اس
نے کہا آپ نے کمال الدین قمی کو طلب کیا تھا، حاضرین نے نوکر کی بات کی تائید
کی، میں نے کہا اے امیر! آپ نے مجھے یہ قبا عطا نہیں کی بلکہ امیرالمومنین علیہ السلام
نے عطا کی ہے، اس نے وجہ پوچھی میں نے سارا قصہ کہہ سنایا، یہ سنکر وہ سجدہ
میں گر گیا اور کہا خدا کا شکر ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے میرے ذریعہ قبا دلوائی

اندھے کا ٹھیک ہونا۔

شیخ حسین بن عبدالکریم غروی کا بیان ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
کے مزار مقدس پہ ایک نابینا حاضر ہوا، جو بڑھاپے کی وجہ سے اندھا ہو چکا
تھا۔ یہ شخص تکریت کا رہنے والا تھا، حضرت کو ناسزا الفاظ سے یاد کرتا مجھے کبھی
غصہ آتا کہ اس کی سرزنش کروں کبھی اس سے درگذر کرتا مدت تک مزار مقدس

پر رہا۔ ایک روز بڑے پیمانے پہ لوگوں کی چیخ و پکار شروع ہو گئی۔ میں نے سمجھا کہ
سیدوں کی خاطر بغداد سے گندم آ گئی ہے۔ میں مزار پہ حاضر ہوا، دیکھا کہ وہ اندھا
بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔

نصرانی کا مسلمان ہونا۔

شیخ حسن بن حسین بن طحال مقداری اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک ملیح شکل اور صاف ستھرے کپڑوں والا شخص میرے پاس آیا
اور مجھے دو دینار دے کر کہنے لگا، مجھے رات مزار امیرالمومنین علیہ السلام کے اندر
رہنے دو، میں نے دو دینار لے کر اس کو مزار کے اندر رہنے دیا اور خود سو گیا، نیند
میں امیرالمومنین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے تھے اٹھو، نصرانی کو میرے مزار سے نکال
دو، علی بن طحال کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص کی گردن میں رسی ڈال دی اور کہا تم
مجھے دو دینار دے کر دھوکہ دیتے ہو، تم تو نصرانی ہو، اس نے کہا میں نصرانی نہیں
ہوں۔ میں نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے، کہ تم نصرانی نہیں ہو، مجھے امیرالمومنین علیہ السلام
نے خواب میں آگاہ فرمایا ہے کہ تم نصرانی ہو، اور میرے مزار سے اس کو نکال دو
یہ سنکر نصرانی نے کہا ہاتھ آگے بڑھاؤ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً
رسول اللہ وان علیاً امیرالمومنین۔ میں، میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ تعالےٰ کے رسول اور علیؑ امیرالمومنین ہیں، خدا کی
قسم جب میں شام سے چلا تو مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ میں نصرانی ہوں، اہل عراق

کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔ وہ اسلام پہ اچھی طرح کاربند رہا۔

عمران بن شاہین :۔

عمران بن شاہین عراق کے امراء میں سے تھا۔ اس نے عضد ولہ کی نافرمانی کی، عضد ولہ نے اس کو گرفتار کرنا چاہا، وہ بھاگ کر امیرالمومنین علیہ السلام کے مزار کے اندر چھپ گیا، خواب میں امیرالمومنین علیہ السلام کو دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ کل یہاں فناخسرو آئے گا۔ جو لوگ یہاں ہیں ان کو نکال دے گا۔ تم فلاں جگہ چلے جاؤ قبر کے ایک کونہ کی طرف اشارہ فرمایا، وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا، عنقریب فناخسرو روضہ کے اندر داخل ہو کر زیارت بجالائے گا۔ اور نماز پڑھے گا۔ اور گڑگڑا کر محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر اللہ تعالے سے دعا مانگے گا۔ تاکہ تم اس کے ہاتھوں میں گرفتار ہو جاؤ اس وقت اس کے قریب ہو جانا۔ اور کہنا اے بادشاہ محمدؐ و آل محمد کا واسطہ دے کر اللہ تعالے سے کس کی گرفتاری کی دعا مانگ رہے ہو وہ کہے گا ایک شخص نے میری نافرمانی کی ہے اور میری سلطنت میں دخل دینا چاہا ہے اس سے کہنا اگر کوئی شخص اس کو گرفتار کرا دے، تو اس کو کیا صلہ دو گے، کہا اگر وہ مجھے اس سے درگذر کرنے کو کہے تو میں اس سے درگذر کر دوں گا، اس وقت تم اس کو اپنے متعلق آگاہ کرنا۔ تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا۔

حضرت کے فرمان کے مطابق عمران بن شاہین نے اس کو اپنے بارے میں آگاہ کر دیا۔ بادشاہ نے کہا تمہیں کس نے یہاں رکھا ہوا ہے، عرض کیا کہ آقا

امیرالمومنین علیہ السلام نے مجھے خواب میں بتایا کہ کل یہاں فناخسرو آئے گا۔ اس بات کو دہرایا، بادشاہ نے کہا تمہیں حضرت کی قسم آپ نے تمہیں فناخسرو کہا تھا۔ میں نے عرض کیا خدا کی قسم اور حضرت کی قسم مجھے حضرت نے فناخسرو ہی کہا تھا۔ عضد ولہ نے کہا میرے نام فناخسرو کو صرف میری ماں یا میری دایہ جانتی ہے، اور کوئی شخص نہیں جانتا۔ پھر عضد ولہ نے عمران کو وزارت کا لباس پہنایا، وہ اس کے سامنے کوفہ چلا گیا، عمران بن شاہین نے نذر مانی ہوئی تھی، اگر عضد ولہ اس کو معاف کر دے گا تو وہ ننگے پاؤں ننگے سر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کو آئے گا جب رات ہو گئی تو وہ اکیلا کوفہ سے امیرالمومنینؑ کی زیارت کے لیے روانہ ہوا۔

میرے دادا علی بن طحال نے آقا امیرالمومنین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ فرماتے تھے اٹھو اور میرے دوست عمران بن شاہین کے لیے دروازہ کھول دو۔ میرے دادا اٹھے انہوں نے دروازہ کھولا، دروازے پہ ایک بزرگ کو آتے ہوئے دیکھا، جب قریب آ گئے تو بسم اللہ پڑھی اور مولانا کا لفظ کہا اور کہا میں کون ہوں ؟

علی بن طحال :۔ آپ عمران بن شاہین ہیں،

عمران :۔ میں عمران بن شاہین نہیں ہوں

علی بن طحال :۔ آپ عمران بن شاہین ہیں، امیرالمومنین علیہ السلام نے خواب میں مجھے بتایا ہے کہ میرے دوست عمران بن شاہین کے لیے دروازہ کھول دو،

عمران :۔ حضرت کی قسم آپ کو ایسے ہی کہا تھا ؟

علی بن طحال ۔ خدا کی قسم اور حضرت کی ذات کی قسم آپ نے ایسے ہی

فرمایا تھا۔

عمران یہ سنکر حضرت کے مزار کے دروازے پہ گر پڑا اور اس کو چومنے لگا"

ابو البقاء قیم مشہد امیر المومنین علیہ السلام کا واقعہ ۔

سنہ ۵۰۱ھ کی بات ہے کہ نجف اشرف میں سخت کال پڑ گیا، لوگ بھوک کی وجہ سے نجف کو چھوڑ کر چلے گئے، ان چھوڑنے والوں میں ایک شخص جس کا نام ابو البقاء بن سویقہ تھا جس کی عمر ایک سو دس سال تھی۔ صرف یہی نجف میں باقی رہ گیا۔ باقی سب لوگ چلے گئے، جب یہ بھوک کے ہاتھوں بے بس ہو گیا تو اس کی بیوی اور لڑکیاں کہنے لگیں کہ آپ بھی نجف کو چھوڑ کر کہیں چلے جائیں شاید اللہ تعالے کہیں سے رزق کا سامان پیدا کر دے اور ہم اپنی زندگی بچا سکیں، وہ نجف چھوڑنے سے پہلے حضرت کے مزار اقدس پہ حاضر ہوا۔ زیارت اور نماز پڑھنے کے بعد حضرت کی قبر کے سرہانے بیٹھ گیا اور عرض کیا یا امیر المومنینؑ، میں مسلسل ایک سو سال آپ کی مجاورت کی ہے اب مجھے حالات نے مجبور کر دیا ہے میں خود اور میرے بچے بھوک سے مر رہے ہیں، اب میں آپ کے مزار کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اگرچہ آپ کی جدائی مجھ پہ بہت شاق ہے، میں آپ کو اللہ تعالے کے سپرد کرتا ہوں اور آپ سے رخصت ہوتا ہوں، نجف سے چل پڑا اس کے ساتھ ذھبان سلمی ابو کردی اور کچھ اور لوگ تھے

جب مزار سے روانہ ہو کر ابو ہنیںؒ کی طرف روانہ ہوئے ایک شخص نے کہا وقت کافی ہے یہاں آرام کریں۔ ابو البقاء نے خواب میں امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا یا ابا البقاء فارقتنی بعد طول هذه المدة عد الی حیث کنت اے ابو البقاء اتنی مدت رہنے کے بعد تم نے چھوڑ دیا ہے واپس چلے آؤ، اس کے بعد وہ خواب سے بیدار ہو گیا، رونے لگ گیا۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا، اس نے پورا خواب بیان کیا، گھر واپس آ گیا، بیوی اور لڑکیاں واویلا کرنے لگیں اس نے انہیں پورا قصہ سنایا، ابن عبد اللہ بن شہریار قمی خازن مزار امیر المومنین سے کنجی لے کر مزار کو کھول کر اندر چلا گیا حسب عادت جہاں بیٹھا کرتا تھا وہ بیٹھ گیا۔ تیسرے روز ایک شخص مزار کے اندر داخل ہوا جس کے کندھوں پہ تھیلا تھا۔ اس کو کھولا کپڑے نکال کر پہنے، زیارت کی نماز پڑھی، مجھے پیسے دیئے کہ میرے لئے کھانا لے آؤ، ابو البقاء قیم روٹی دودھ اور کھجوریں لایا۔ اس نے کہا میں یہ چیزیں نہیں کھا سکتا۔ اور اپنی اولاد کو دے دو

لے۔ ابن ابی ہنیس حسن زاہد طبقہ عابیہ میں تھا سنہ ۲۰۲ھ میں فوت ہوا۔ کوفہ میں دفن ہوا وہاں کا قیم تھا۔ آپ کا مزار بنا ہوا ہے لوگ آپ کی زیارت کرتے ہیں ابن اثیر نے کہا ہے آپکی زیارت کی ہے" ابن جوزی نے کتاب منتظم میں تحریر کیا ہے کہ مغربی وزیر آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکے ہاتھ کو بوسہ دیا کسی نے اس سے پوچھا آپنے ایسا کیوں کیا جواب دیا کہ اس ہاتھ کو کیونکر نہ چوموں جس نے اللہ تعالٰی کے سوا کسی کے سامنے نہیں پھیلا"

اسے وہ کھائیں گے۔ یہ دوسرا دینار لو ہمارے لئے مرغی اور روٹی لے آؤ میں نے یہ چیزیں اس کے لئے خرید لیں، ظہرین کی نماز پڑھنے کے بعد ابوالبقاء اس شخص کو لے کر گھر آ گیا، کھانا پیش کیا دونوں نے مل کر کھایا، اس شخص نے ہاتھ دھوئے اور مجھے کہا کہ سونا تولنے کے سارے پیمانے لے آؤ میں زاہد بن واقعہ کے پاس آیا، جو تقی بن اسامہ کے گھر کے دروازے پر بیٹھا کرتا تھا۔ اس سے سونے اور چاندی کے اوزان کو لیا اور اس کو دے دیئے، اس نے تمام اوزان ترازو میں ڈال دیئے، جو چاول اور حبہ تک ترازو میں ڈالا اس نے سونے کا ایک بھرا ہوا تھیلا نکالا اس سے سونا نکال کر ترازو میں تولا، اور ابوالبقاء قیم کو دے دیا، اٹھ کھڑا ہوا، لباس بدلا، ابوالبقاء نے پوچھا یہ کیوں کیا، کہا یہ سونا تمہارا ہے مجھے اس شخص نے حکم دیا ہے جس نے تمہیں کہا تھا کہ اپنے گھر چلے جاؤ، کہ میں تمہیں اوزان کے مطابق سونا دے دوں اگر تم زیادہ اوزان لاتے تو میں اور تمہیں دیتا، یہ سنکر ابوالبقاء قیم بے ہوش ہو گیا۔ شخص چلا گیا قیم ابوالبقاء نے اپنی لڑکیوں کی شادیاں اور اپنا گھر بنوایا، اس کی مالی حالت بہت بہتر ہو گئی،

تلوار چوری ہو گئی :-

۵۸۲ھ ماہ رمضان کا واقعہ ہے کہ کوفہ کے مشائخ زیدیہ ہر رات امام علیہ السلام کی زیارت کو آتے ان میں ایک شخص تھا جس کا نام عباس احعص تھا، ابن طحال کا بیان ہے کہ ایک رات حضرت کے مزار پہ پہرہ کی میری ڈیوٹی تھی۔

حسب معمول بزرگان زیدیہ رات کو آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے دروازہ کھول دیا۔ عباس کے پاس تلوار تھی اس نے مجھے کہا اس کو کہاں رکھ دوں۔ میں نے کہا فلاں کونے میں رکھ دو، اس نے رکھ دی، میں نے مزار مقدس کے چراغ روشن کئے انہوں نے نماز پڑھی، صبح کو عباس نے تلوار طلب کی میں نے کہا جہاں رکھی تھی وہاں ہو گی۔ اس نے کہا وہاں نہیں ہے، کافی تلاش کے باوجود تلوار نہ ملی۔ یہ معمول ہے کہ مزار کے اندر پہرہ دار کے سوا اور کسی کو سونے کی اجازت نہیں ہے،

جب عباس تلوار کے نہ ملنے سے مایوس ہو گیا تو وہ حضرت امیرالمومنین کے مزار پہ آ کر سر کی جانب بیٹھ کر عرض کرنے لگا یا امیرالمومنینؑ میں آپ کا خادم عباس ہوں، جس کو ہر رات ماہ رجب، ماہ شعبان اور ماہ رمضان میں زیارت کرتے ہوئے پچاس سال ہو گئے ہیں، میرے پاس جو تلوار تھی وہ کسی کی مانگی ہوئی تھی۔ آپ کی ذات کی قسم اگر آپ نے واپس نہ کرائی تو میں کبھی پھر آپ کی زیارت کو نہیں آؤں گا۔

هذا فراق بيني وبينك میں نے صبح کو نقیب شمس الدین علی بن مختار کو آگاہ کیا، اس نے مجھے بہت برا بھلا کہا، اور کہا میں نے تمہیں کہا ہے کہ تم لوگوں کے سوا مزار کے اندر کوئی شخص سویا نہ کرے، تین روز کے بعد میں نے تکبیر اور تعلیل کی کر لیا، دروازہ کھولا، عباس موجود تھے، اس کے پاس تلوار تھی۔ کہا اے حسن یہ وہی تلوار ہے، میں اس کو لپٹ گیا۔ کہا بتاؤ کیسے اور کہاں سے ملی۔ کہا میں نے امیرالمومنینؑ کو خواب میں دیکھا فرمایا عباس

ناراض نہ ہو، فلاں بن فلاں شخص کے گھر چلے جاؤ۔ بالاخانہ پر جہاں بھوسہ پڑا ہے، وہاں تلوار موجود ہے، لیکن میری ذات کی قسم اس شخص کو رسوا نہ کرنا، کسی کو نہ بتانا، صبح کو نقیب شمس الدین کو آگاہ کیا وہ مزار پر آئے عباس سے تلوار لے کر کہا میں اس وقت نہیں دوں گا جب تک یہ نہ بتاؤ کہ تم نے کس سے لی ہے، عباس نے کہا تمہارے جد نے قسم دے کر کہا ہے کہ اس شخص کو رسوا نہ کرنا اور کسی کو نہ بتانا۔ بعینہٖ یہی واقعہ ہے، قاضی عالم فاضل مدرسی الدین ربیع بن محمد کوفی نے قاضی زاہد علی بن بدر ہمدانی کے حوالے سے وہ عباس مذکور کے حوالے سے بروز منگل ۱۵ ربیع الثانی ۸۸ھ بتاتے ہیں

قصہ (۱)

۵۸۷ھ کا واقعہ ہے، باری سیری (ابن طحال) اور شیخ صباح بن موبائی تھی۔ وہ گھر چلا گیا، میرے ساتھ صرف ایک شخص تھا جس کا نام ابوالغنائم بن کدونا تھا۔ میں مزار مقدس بند کر چکا تھا۔ ناگاہ میرے کانوں میں مزار کے کسی دروازے سے آواز آئی، یہ سنکر میں کانپ گیا، میں نے پہلا دروازہ کھولا، باب وداع پر پہنچا دیکھا تمام تالے ٹھیک لگے ہوئے تھے، تمام دروازے بڑے تالے کئے۔ ٹھیک طور بند تھے، دل میں کہتا تھا اگر کسی کو پایا تو اس کو ضرور سزا دیتا واپس لوٹا، ضریح کی جالی کے پاس پہنچا تو چراغ کی روشنی میں ضریح کی پشت پر ایک کو دیکھا۔ دیکھتے ہی مجھے ڈر اور سخت کپکپی طاری ہو گئی، زبان بند ہو گئی، میں نے

صحن کے فرش پر ایک شخص کے آہستہ بولنے اور چلنے کی آواز سنی، جب مجھے ہوش آیا، تو میں نے دیکھا کہ باب النسا ایک بالشت کھلا ہے، میں نے اس کو اندر سے بند کر دیا۔ میں نے اس واقعہ کا خود مشاہدہ کیا"

قصہ (۲)

ایک شخص نے ابوجعفر کتابی سے مال مانگا اور اصرار کیا۔ اس نے ساٹھ دینار دیئے اور کہا اس کا گواہ امیرالمومنین علیہ السلام کو بنایا۔ اس نے امیرالمومنین علیہ السلام کو مال وصول کرنے کا گواہ بنایا، مال لیا لیکن تین سال کے اندر کچھ بھی واپس نہ کیا۔ مزار مبارک پر ایک نیک شخص رہا کرتا تھا جس کا نام ابن قدج تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ شخص مر گیا ہے، حسب دستور اس کو حضرت کے مزار پر طواف کے لیئے لائے، تو امیرالمومنین علیہ السلام نمودار ہوئے فرمایا اس کو ہمارے پاس نہ لاؤ، اس کی نماز جنازہ کوئی نہ پڑھے، اس شخص کے بیٹے یحیی نے عرض کی یا امیرالمومنینؑ یہ شخص تو آپ کو دوست رکھتا تھا۔ فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن اس نے مجھے ابوجعفر کتابی کے مال پر گواہ بنایا تھا۔ اس نے اس کا مال نہیں دیا ابن قدج نے صبح کو ہمیں بتایا۔ ہم نے ابوجعفر کو بلایا۔ اس سے پوچھا فلاں شخص کے پاس آپ کا کون مال ہے، اس نے کہا کچھ بھی نہیں ہے، ہم نے کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو تمہارا گواہ امام ہے، اور تم کہتے ہو کچھ نہیں ہے اس نے کہا میرا گواہ کون ہے، ہم نے کہا امیرالمومنینؑ، یہ سنکر منہ کے بل گر پڑا، اور رونے لگا۔ ہم نے مال

لینے والے کو بلایا اور کہا تم ہلاک ہونے والے ہو، پورا خواب کہہ سنایا، اس نے
چالیس دینار لاکر ابوجعفر کو دیئے باقی رقم بھی ادا کر دی"

قصہ (۳)

ابن منظفر بخار کا بیان ہے کہ میری جاگیر کا حصہ زبردستی کسی شخص نے
غصب کر لیا، میں نے امیرالمومنین علیہ السلام کے مزار پر حاضر ہو کر عرض کی
کہ اگر میری جاگیر کا حصہ واپس کر دیا گیا۔ تو میں اس مجلس کو اپنے عمل سے
بنا دوں گا۔ جاگیر کا حصہ واپس کر دیا گیا۔ لیکن میں اپنی منت پوری نہ کر سکا
امیرالمومنین علیہ السلام اپنی مزار کے ایک حصہ میں ظاہر ہوئے میرے ہاتھ
کو پکڑے ہوئے باب الوداع کے پاس آئے مجلس کی طرف اشارہ کر کے
فرمایا یوفون بالنذر وہ اپنی منت پوری کرتے ہیں، میں نے عرض کیا۔ یا
امیرالمومنینؑ حکم کی تعمیل کروں گا۔ صبح کو کام شروع کر دیا"

ترجمہ کتاب ختم شدہ

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

اللھم اجعل ذلک لی و والدی ذریعہ
الی مرضاتک و نیل رضوانک بحق محمد و آلہ
الطاہرین - اللھم صلی علی محمد و آلہ

محمد علیہم السلام
اللھم عرفنی نفسک فانک ان لم تعرفنی نفسک
لم اعرف نبیک اللھم عرفنی نبیک فانک ان لم
تعرفنی نبیک لم اعرف حجتک اللھم عرفنی حجتک
فانک ان لم تعرفنی حجتک ضللت عن دینی
صلی علی محمد و آل محمد

راقم

محمد شریف عفا اللہ عنہ مع والدیہ

۸۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)
۴/شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ ۱۲/اگست ۱۹۷۵ء

بقلم مختار حسین اسدی

(امروز پریس ملتان)

اردو ترجمہ

الریاض النضرۃ

مولف :۔ محدث محب طبری

مترجم :۔ ملک محمد شریف

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ اہل سنت کی مشہور اور معتبر کتاب ہے، جو عشرہ مبشرہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ جن کو رسول اللہ صلعم نے جنت کی بشارت دی تھی، چوتھا باب علی علیہ السلام کے حالات میں ہے، اصل عربی عبارت کے ساتھ جس کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے سنی المذہب عالم کی زبان سے مدح امیر المومنینؑ ملاحظہ فرمائیں۔ پھر انصاف کریں کہ مسلمان علیؑ کو خلیفہ بلافصل کیوں نہیں مانتے صاحب انصاف مطالعہ کے بعد علیؑ کو نائب رسول ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ پہلی بار اردو چھپ رہا ہے، مومنین، ذاکرین اور واعظین کے لئے لاجواب تحفہ ہے، اس کتاب کا خریدنا باعث ثواب ہے، آپ سے تعاون کی درخواست ہے

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الساجد ۵ شمس آباد کالونی ملتان
پاکستان

علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں

مولف :۔ علامہ ہاشم بحرانی متوفی ۱۱۰۷ھ

مترجم :۔ ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی ملتان

مولف کتاب نے کتاب کا ماخذ کتب اہلسنت کو مع حوالہ قرار دے کر سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ مناقب امیر المومنین میں ایسی جامع و مانع کتاب نہیں دیکھی گئی۔ عربی عبارت کے ساتھ نہایت سلیس اور شستہ اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ عربی عبارات پر اعراب لگائے گئے ہیں اس کتاب کا ہر مومن کے پاس ہونا ضروری ہے اس لاجواب کتاب کو جو پڑھے گا وہ امیر المومنین کو بلا فصل خلیفہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ بشرطیکہ تھوڑا سا انصاف کا مادہ اس کے دل میں موجود ہو ایک دفعہ ملاحظہ فرما کر ضرور تجربہ فرمائیں، لکھائی چھپائی عمدہ

ہدیہ ۶/. روپے

ملنے کا پتہ :۔ مکتبۃ الساجد ۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

عُمدۃُ المطالب (اُردو ترجمہ)

مناقب آلِ ابی طالب (اُردو)

مؤلف: —— علامہ شہر آشوب

ترجمہ: مولانا محمد شریف صاحب شاہ رسولوی ملتان

اس کتاب میں جناب سیدہؑ سے لیکر حضرت قائم آلِ محمد تک کے حالات درج ہیں اگر اہل بیت کے مستند حالات معلوم فرمانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور طلب فرمائیں اور معلومات سے مستفید ہوں۔ جناب سیدہؑ کی بددعا سے مدینہ کی دیواروں کا اسقدر بلند ہونا کہ انکے نیچے سے آدمی گزر سکتا تھا۔ سیدہؑ کی چکی کا خود بخود چلنا، امام باقرؑ کا تانگے کو حرکت دینا اور تمام مدینہ میں زلزلہ آجانا، امام حسینؑ کی قبر پر دشمنوں کا ستر مرتبہ ہل چلانا لیکن قبر کا اپنی حالت میں خود بخود قائم ہونا۔ خاک شفا سے مریضوں کا ٹھیک ہونا اس کتاب میں درج ہے غرضیکہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، پہلی بار اردو میں ترجمہ ہوا ہے۔

قیمت —— ۲۰/۰ روپے

اثبات الوصیۃ عربی

(اُردو)

مؤلف: —— علامہ حلّی

مترجم: ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی

علامہ نے اس کتاب میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ہر نبی کا وصی ضرور ہوتا ہے، ہر نبی کے وصی کا نام تحریر کیا ہے اگر آپ ہر نبی کا وصی معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور لاحظہ فرمائیں۔ اصل عربی کتاب بھی ساتھ ہے، یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک نئی چیز ہے، پہلی بار اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے صرف تھوڑی جلدیں باقی ہیں جلد طلب کریں۔

ہدیہ —— ۶/۰ روپے

زیر طبع کتب:- • فرحۃ الغری اردو • مختصر بصائر الدرجات عربی اردو
ریاض النضرۃ عربی اردو • مطالب السئول فی مناقب آل رسول (اردو)

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الساجد ۵۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

عیون المعجزات اردو

از مولانا ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی ملتان

چند عنوان ملاحظہ ہوں علیؑ کا سورج لوٹانا۔ بادل پر سوار ہو کر عمار کو چین کی سیر کرانا۔ مدرک بن خنظلہ کو دوبارہ زندہ کرنا۔ شیطان کی پڑپوتے کو قتل کرنا۔ مسجد نبوی میں جا کر تاگے کو حرکت دینا تمام مدینہ میں زلزلہ آ جانا۔ اور لوگوں کا تباہ ہو جانا۔ مامون کا امام رضا علیہ السلام کو شہید کرانا لیکن امام کا صبح کو زندہ موجود ہونا۔ امام علی نقی علیہ السلام کا مٹی سے پرندے بنا کر ہوا میں اڑانا غرضیکہ سینکڑوں معجزات اس لاجواب کتاب میں موجود ہیں، ہر عالم، ذاکر، واعظ اور مومن کے پاس اس کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے اس مادی دور میں خود مطالعہ فرمائیں اور دوسرے لوگوں کو مطالعہ کی دعوت دیں صرف چند جلدیں باقی ہیں جلد ہی طلب کریں ناصران آل محمدؐ میں اپنا نام تحریر کرائیں،

ہدیہ صرف ۵/۰ روپے

ملنے کا پتہ ——————

مکتبۃ الساجدہ ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

مترجم:- مولانا محمد شریف صاحب شاہ رسولوی ملتان

کتاب سلیم بن قیس کوفی

(اردو ترجمہ)

جناب سلیمؒ امیر المومنین کے صحابی ہیں، آپ نے پانچ ائمہ کا زمانہ دیکھا ہے آپ نے اپنی کتاب میں چشم دیدہ حالات تحریر فرمائے ہیں، اس کتاب کا دوسرا نام کتاب السقیفہ ہے، سقیفہ بنی ساعدہ سے حالات کی ابتداء کی ہے، ایسے واقعات لکھے ہیں جن کو شاید ہی آپ نے پڑھا ہو۔ صادق آل محمدؐ نے فرمایا اس میں آل محمدؐ کے پوشیدہ راز تحریر ہیں اگر پوشیدہ رازوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو جلد طلب فرمائیں، کتاب ختم ہو رہی ہے، کہیں دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے پہلی بار اردو ترجمہ چھپا ہے!

کاغذ سفید قسم اعلیٰ کتابت عمدہ

ہدیہ ۸/۰ روپے صرف

ملنے کا پتہ:- مکتبۃ الساجدہ ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

مخزن کرامات

اس کتاب میں حضرت سید محمد بن امام علی نقی علیہ السلام کے حالات درج ہیں
آپ کے مزار پہ دعا فوراً قبول ہوتی ہے، دست دعا ابھی بلند ہوتے ہیں اور
دعا قبول ہوجاتی ہے، یہ تجربہ کی بات ہے سُنی سنائی بات نہیں ہے،
آپ آزما کر دیکھ لیں آپ کا مزار صحرا دجیل میں ہے، جو کاظمین اور سامرہ کی ؟؟؟
پر ہے، زائرین کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔ آپ کے مزار کا سامان بغیر چوکیدار
کی نگرانی کے پڑا رہتا ہے، اگر کوئی بدبخت چوری کرنے کی حرکت کرتا ہے
تو فوراً عذاب میں گرفتار ہوتا ہے
آپ کے مزار پر کوئی شخص جھوٹی قسم کھا کر عذاب خدا سے بچ نہیں سکتا
کتاب ملاحظہ فرما کر اپنے مشکلات حل فرمایئے، قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے،
آپ کے مزار پہ دعا رد نہیں ہوتی، مؤلف کتاب نے خود تجربہ کیا ہے۔
لاکھوں لوگ تجربہ کرچکے ہیں پہلی بار اردو ترجمہ ہوا ہے،

ہدیہ ۳۰/ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الساجدہ ۵۸ شمس آباد کالونی ملتان (پاکستان)

مطالب السئول

فی مناقب ال الرسول اردو

مولف :- محمد بن طلحه شافعی

مولود :- ۵۸۲ھ متوفی :- ۶۰۲

مترجم :- مولانا ملک محمد شریف شاہ رسولوی

خداوند قدوس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس لے ہمیں اس لا جواب اور نا یاب کتاب کے اُردو ترجمہ کے اشاعت کی توفیق عنایت فرمائی ۔ آل رسول کن حضرات کو کہتے ہیں ۔ خمس کے مالک کون ہیں ۔ محمد و آل محمد پر درود کس طرح بھیجنا چاھیے ۔ رسول کے اھلبیت کون ھیں ۔ نبی کریم کی اولاد کون ہیں ۔ مدینہ العلم کون ہیں ۔ علم لدنی کے مالک ۔ مورخات کے اھل ۔ راکب رسول کون ہیں غرض اس کتاب نے بے حد عقدے حل کر دئیے ہیں ۔ انصاف پسند سنی عالم شافعی ملک کی زبانی محمد وال محمد کے کمالات کو ملاخظہ فرمائیں ۔ پہلی دفعہ اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے اصل عربی عبارات جا بجا نقل کر دی گئی ہیں ۔ عنقریب شائع ہو رہی ہے ۔

—:O:—

ملنے کا پتہ :-

مکتبۃ الساجد ۸۵- شمس آباد کالونی ۔ ملتان پاکستان